ماہنامہ

انٹرنیشنل

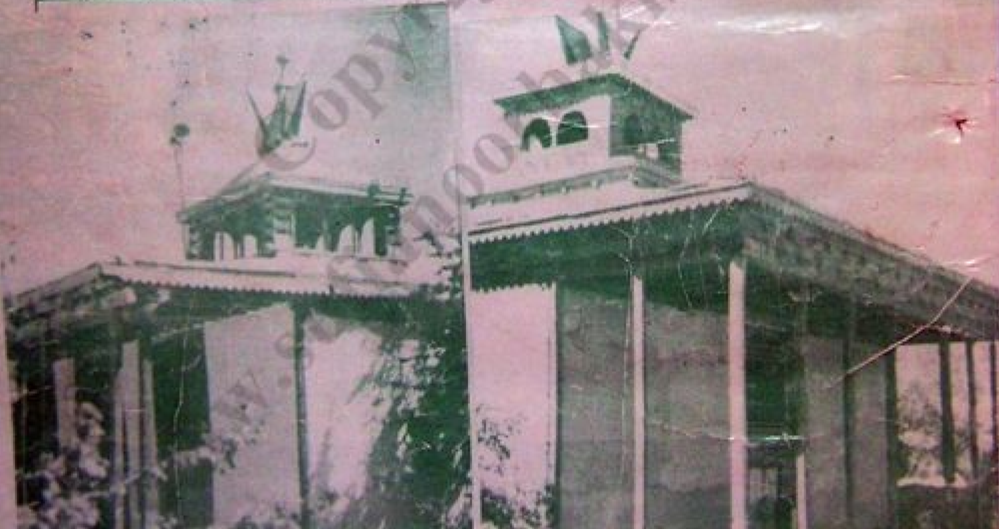
ائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۷۱ | قیمت پندرہ روپے | ستمبر ۲۰۰۲ء

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؑ بھی نہیں

گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات





۱۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ امباڑی ضلع ڈیرہ دون بھارت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۱ | قیمت پندرہ روپے | ستمبر ۲۰۰۲ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر: علامہ محمد بشیر، آرگنائزر غلام مہدی تصوفی، لیاقت علی خان

خط وکتابت کا پتہ: 358-A سیکٹر نمبر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکریٹریٹ برانچ اسلام آباد

☆ فہرست مضامین ☆

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹرگرافک پرنٹرز آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1 351-A سے شائع کیا۔

تفکر و تذکر

دو دائرے

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ربع مسکون کے مصدا عالم انسان کو آپ دو دائروں پر مشتمل پائیں گے۔

پہلا دائرہ عالمِ کفر والحاد ہے۔

دوسرا دائرہ عالمِ ایمان و اسلام ہے۔

دونوں دائرے اپنی اپنی معنوی حدود کے اندر مختلف گروہوں میں بٹے ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عالم کفر والحاد بھی مختلف گروہوں میں بٹا ہوا ہے اور عالم ایمان و اسلام بھی مختلف گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ یہاں پر ہماری بحث دوسرے دائرے سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی عالمِ ایمان و اسلام کے شہری ہونے کے ناطے ہماری انتہائی آرزو یہی ہے کہ ہم حقیقی معنوں میں عالم ایمان و اسلام کے کامل و مکمل شہری کہلانے کے مستحق ٹھہرتے ہی ہیں۔ کوئی ایسا بھیانک لمحہ ہم پر نہ آنے پائے کہ ہماری معنوی شہریت بری طرح متاثر ہو۔ ہماری یہ انتہائی آرزو اس لئے بھی ہے کہ یوم خلود کے موقع پر ابدی کامرانی اور ابدی ناکامی کے لحاظ سے دو گروہوں کا قرآنی اعلان ہماری تلاوت میں گزرتا رہتا ہے۔ یعنی "فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر" گویا ہماری انتہائی آرزو "فریق فی الجنۃ" کا مصداق بننا ہے اور "فریق فی السعیر" کا مصداق بننے سے بچ جانا ہے۔

اخلاص کی اہمیت:

عالم ایمان و اسلام کا ہر ہر شہری مومن و مسلمان کہلاتا ہے اس عالم ایمان و اسلام کا مقصد حیات خالق کائنات کی بندگی ہے۔ بندگی کے بار آور ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس کی بجا آوری فرد مخلص بن کر کی جائے۔ ارشاد باری ہے۔ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ۔ یعنی لوگوں کو صرف اور صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ مائل بحق ہو کر دین کو اللہ کیلئے خالص رکھنے کی صورت میں ہی اللہ کی عبادت کریں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو عبادت اخلاص سے یکسر عاری ہو وہ عبادت عبادت گزار فرد کیلئے مفید اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے رب العالمین نے آیہ مبارکہ میں عبادت کو اخلاص کے ساتھ مقید رکھا ہے۔ اخلاص ہی کی بدولت کسی گروہ کے ساتھ کسی فرد کی حقیقی وابستگی کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔

فقدان اخلاص کی خرابی:

جہاں کہیں اخلاص کا فقدان ہو وہاں مختلف صورتوں میں نفاق پسندی جنم لیتی ہے۔ فقدان اخلاص کی وجہ سے اس کی عبادت اس کیلئے اخروی فائدہ دینے کی قابل نہیں رہتی ہے۔ بلکہ وہ دوہرا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کیلئے بھی ضرر رساں قرار پاتا ہے۔ اور اپنی برادری کیلئے بھی، کیونکہ ظاہر بطور پر کسی برادری سے اس کی وابستگی کی صداقت مجروح ہوتی ہے۔ گویا

وہ ذاتی مجرم ٹھہرنے کے ساتھ ساتھ قومی مجرم بھی قرار پاتا ہے۔ ایسے غیر مخلص فرد کا وجود کسی بھی برادری کیلئے رستا ہوا ناسور ہوتا ہے اور وہ لاعلاج مرض بن کر برادری کی معنوی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف رہتا ہے۔ وہ گندم نما جو فروش کا کردار ادا کرتا رہتا ہے۔ اور بکری کی کھال میں بھیڑیا بن کر برادری کے معنوی وجود کا جنازہ نکالنے کی مختلف سکیمیں بناتا رہتا ہے۔

اپنے ہاتھوں بے نقاب:

بسا اوقات ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ غیر مخلص اور نفاق پسند عناصر ایک غیر معمولی عرصے تک اپنی رنگین کارگزاریوں میں مصروف رہنے کے بعد اپنی ناقص کارکردگی کی بنا پر بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ ایک مثال حالیہ ایام میں دنیا کے سامنے آئی ہے۔ وہ یوں ہے کہ جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی کے پرنسپل شیخ سکندر حسین کی ہدایت اور نگرانی میں ان کے چودہ فارغ التحصیل تلامذہ کی طرف سے ''سیرۃ معصومین'' کے نام سے ایک تاریخی کتاب منظر عام پر لائی گئی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ شیخ سکندر حسین اینڈ کمپنی نے نوربخشی ہونے کو دعویدار بن کر کتاب مذکور میں بہت سے غیر نوربخشی نظریات شامل کر دئیے ہیں۔ چونکہ اس رنگین خامہ فرسائی کا مرکزی کردار خود شیخ سکندر حسین ہیں اس لئے ہر جگہ ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی اور مذمت کی قراردادیں جگہ جگہ منظور کی گئیں۔ اپنے چہرے سے خود ہی نقاب اتار پھینکنے پر ہم اس لحاظ سے ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنے بارے میں بہت سے نوربخشیوں کے گمان کو سچ کر دکھایا۔ چونکہ اس کتاب کے قابل اعتراض مندرجات سے اہل صوفیہ نوربخشیہ کی بدنامی لازم آتی تھی لہذا اس سلسلے میں بروقت ضروری کارروائی کرتے ہوئے صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر کے پینتالیس چوٹی کے علمائے کرام اور مفتیان عظام نے نہایت غور و خوض کے بعد شیخ سکندر حسین کے خلاف متفقہ طور پر ایک فتویٰ صادر کیا ہے۔ اس فتوے کی رو سے شیخ سکندر کیلئے اب نوربخشی پلیٹ فارم استعمال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں رہا۔

نوربخشی کتاب نہیں:

ہم بہانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ کتاب ''سیرۃ معصومین'' اہل صوفیہ نوربخشیہ کی کتاب ہرگز نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے قابل اعتراض مندرجات ایک غیر نوربخشی گروہ کے عقائد کے حصے ہیں۔ غیر نوربخشی گروہ کے عقائد سے چھیڑنا ہمارا کام نہیں ہے۔ اس کے دوسرے ایڈیشن سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ لہذا بعض حضرات کا یوں ذمہ دار بننا کہ دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے موقع پر قابل اعتراض باتوں کو نکال دیا جائے گا بجائے خود ایک مضحکہ خیز اور لغو فیصلہ ہے۔ شیخ سکندر چاہے تو بعض دیگر عقائد بھی دوسرے ایڈیشن میں شامل کریں۔ کیونکہ یہ کام ان کا اپنا ہے۔ ہمارے نزدیک تو شیخ سکندر نے اپنا اصل چہرہ ظاہر کر دیا ہے۔ ہم دوبارہ ان کو نوربخشی نقاب اوڑھنے کی ترغیب نہیں دے سکتے۔ گویا علمائے کرام کے فتوے کی موجودگی میں کسی قسم کا کوئی اور فیصلہ نہ ضروری ہے نہ درست۔ خوب آگاہ رہیں۔

مشکوک وفاداری:

کتاب ''سیرۃ معصومین'' اور اس کے ذمہ دار حضرات کی حمایت کرنے والے بھی نظر آنے لگے ہیں۔ جس طرح صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر کے ساتھ شیخ سکندر کی وابستگی اور وفاداری مشکوک تھی جو عیاں ہوگئی۔ اس طرح سے ان کی حمایت میں کمربستہ نظر آنے والے حضرات کی وابستگی اور وفاداری صوفیہ نوربخشیہ کے ساتھ مشکوک لفظ امامیہ کی پیوند کاری پر

زور دینے والوں کا اصل مقصد بھی نوربخشی عوام کو معلوم ہوا ہوگا۔ صلح بلغار کے باوجود امامیہ کی پیوندکاری بدستور جاری رہی۔ توقع کی جاتی ہے کتاب سیرۂ معصومین کے منظر عام پر آنے کے بعد نوربخشیوں کو کچھ ہوش آئے گا اور وہ بیسویں صدی کے سید علی کے مشن کو جاری رکھنے والے ان کے جانشین حضرات کو پہچاننے کی کوشش کریں گے۔

آسان معیار:

شیخ سکندر حسین نے الوداع کہتے ہوئے نوربخشیوں کیلئے ایک آسان معیار چھوڑا ہے۔ وہ معیار کتاب ''سیرۂ معصومین'' ہے پس جو فرد نوربخشی کتاب سیرۂ معصومین کو قابل اعتراض مندرجات سمیت مبنی برحق اور درست قرار دیتا ہو تو صوفیہ نوربخشیہ کے ساتھ اس کی وفاداری شیخ سکندر کی طرح مشکوک ہے۔ جو فرد نوربخشی کتاب سیرۂ معصومین کو قابل اعتراض مندرجات کی بنا پر مبنی بر بطلان اور غلط قرار دیتا ہو تو صوفیہ نوربخشیہ کے ساتھ اس کی وفاداری یقینی اور مسلم ہے۔ چونکہ ایک گندی مچھلی پانی کے پورے حوض کو گندا بنا دیتی ہے۔ اسی طرح سے قابل اعتراض مندرجات کی وجہ سے پوری کتاب کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ خوشگوار اخروی زندگی کے حقدار بننے کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک فرد نوربخشی فرد مخلص بن کر عملی زندگی اپناتا رہے

عزیزو! دین حق پھر آج ہے ظلمت کے گھیروں میں
تمہیں بن جانا ہے خورشید سحر اب ان اندھیروں میں
تمہیں احیائے دین کا پھر سے کچھ سامان کرنا ہے
جوان مردی سے مشکل راہ کو ہموار کرنا ہے

اور صوفیانہ اسلامی معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد ہونے کا ثبوت دیتا رہے۔ (جاری ہے)

بقیہ: مجموعہ شریعت محمدیہ

۳۔ کامل ترین الفاظ کا انتخاب کا مطلب یہ ہے کہ نمازگزار فرد کیلئے سب سے بہتر صورت دائیں طرف کو سلام پھیرتے ہوئے یوں کہنا ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ گزر چکا ہے۔ نمازگزار کیلئے سب سے بہتر صورت بائیں طرف کو سلام پھیرتے ہوئے یوں کہنا ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ترجمہ گزر چکا ہے۔ گویا ہر ایک جانب کیلئے کامل ترین الفاظ کا الگ الگ انتخاب کیا گیا ہے۔

۴۔ ''دستگیر کی صورت کا روا ہونا'' کا مطلب یہ ہے نمازگزار دائیں طرف کو سلام پھیرتے ہوئے الف لام کے بغیر یوں کہنا چاہے تو جائز ہے۔ سلام علیکم الخ اس طرح سے بائیں جانب کو سلام پھیرتے ہوئے الف لام کے بغیر یوں کہے تو جائز ہے۔ سلام علینا الخ

۵۔ ''یک کرشمہ دو کار'' کا مطلب یہ ہے سلام پھیرنے کیلئے کامل ترین الفاظ کے انتخاب کی دونوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو دائیں جانب سلام پھیرنے کیلئے بھی اختیار کرے اور بائیں جانب سلام پھیرنے کیلئے بھی۔ مثلاً نمازگزار دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم الخ پڑھے اور بائیں جانب بھی سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم الخ پڑھے۔ اسی طرح سے دائیں طرف کو سلام پھیرتے ہوئے السلام علینا الخ پڑھے اور بائیں طرف کو بھی سلام پھیرتے ہوئے السلام علینا الخ پڑھے۔ پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ سلام پھیرنے کیلئے کامل ترین الفاظ کے انتخاب کی جو دو صورتیں مذکور ہوئی ہیں دونوں جانب میں ان کے استعمال میں تعمیم رکھی گئی ہے اور اس بارے میں کسی قسم کی کوئی تخصیص نہیں پائی جاتی۔ (جاری ہے)

فقہ (گذشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ومنها السلام وهو من الاركان العظام الواجبة مرة فى اختتام الصلوة والخروج عنها واكمل الصيغ فيه ان يقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته مُلتفتا الى اليمين السلام علينا و على عباد الله الصالحين مُلتفتا الى اليسار ولو قال سلام عليكم و سلام علينا بغير الالف واللام جاز ولو اكتفى بواحدة من هاتين الصيغتين يمينا ويسارا جاز۔

ترجمہ:- نماز کے بڑے بڑے واجب ارکان میں سے ایک واجب حکم سلام پھیرنا ہے۔ سلام پھیرنا نماز کے اختتام پذیر ہونے اور نماز سے نکل جانے کی صورت میں ایک ہی مرتبہ واجب ہے۔ سلام پھیرنے کیلئے کامل ترین الفاظ یہ ہیں۔ دائیں جانب کو سلام پھیرتے ہوئے نمازگزار یوں کہے۔ السلام عليكم ورحمة الله وبركاته (اے حفظہ کرام) تم پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ بائیں جانب کو سلام پھیرتے ہوئے نمازگزار یوں کہے۔ السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ ہم پر اور اللہ کے نیکوکار بندوں پر سلامتی رہے۔ اگر کوئی نمازگزار الف لام کے بغیر سلام علیکم الخ اور سلام علینا الخ پڑھے تو جائز ہے۔ اگر دائیں اور بائیں دونوں جانب کو سلام پھیرتے ہوئے کامل ترین الفاظ کی دونوں صورتوں میں سے صرف ایک صورت کے پڑھنے پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے۔

وضاحت:-

مذکورہ عبارتوں میں چار امور کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔

1۔ سلام پھیرنے کی نوعیت۔
2۔ محل سلام۔
3۔ کامل ترین الفاظ کا انتخاب۔
4۔ تنکیر کی صورت کارواہونا۔
5۔ یک کرشمہ دو کار۔

تفصیلی وضاحت:-

۱۔ "سلام پھیرنے کی نوعیت" کا مطلب یہ ہے کہ سلام پھیرنے کا عمل نماز کے بڑے بڑے واجب ارکان میں سے ایک واجب رکن ہے۔ اس واجب رکن میں خرابی پیدا ہونے پر نماز کی صحت عدم سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔

۲۔ "محل سلام" کا مطلب یہ ہے کہ جب نمازگزار نماز کو اختتام پذیر کر کے حالت نماز سے نکل جانے کی پوزیشن پہ آتا ہے تو سلام پھیرنے کی صورت میں اس کیلئے نماز کی حالت سے نکل جانا متعین ہے۔ اگر سلام پھیرنے کے بجائے کسی دوسری حرکت وغیرہ کے ذریعے سے وہ نماز کی حالت سے نکل جائے تو اسکی نماز باطل کسرتی ہے اور اُس پر اس نماز کا اعادہ شرعاً واجب ہو جاتا ہے

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۴ پر)

فکرونظر

☆☆شرعی فتویٰ☆☆

از: علماء سپریم کونسل سکردو

کتاب سیرۂ معصومین مصنفہ شیخ سکندر حسین پرنسپل جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی ناشر ادارۃ الصفا جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی کا شرعی تناظر میں قرآن وحدیث اور سلسلہ صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا اور شرعی فتویٰ صادر کیا گیا۔

عبارت نمبر ۱: سولہویں خصوصیت۔

''مصحف امیر المومنین کا ظاہر ہونا کہ جسے آپ نے رسول خدا ﷺ کی وفات کے بعد جمع کیا تھا بغیر تغیر وتبدل کے جو کہ تمام ان چیزوں کا حامل ہے جو آپ پر اعجاز کے طور پر نازل ہوئی تھیں۔ پس آپ نے اسے صحابہ کے سامنے پیش کیا تھا تو انھوں نے اس سے اعراض کیا تو آپ نے اسے مخفی کر دیا اور وہ اپنی حالت پر باقی ہے۔ یہاں تک کہ وہ آنحضرتؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ اور مخلوق کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اسے پڑھیں اور حفظ کریں''

(سیرۂ معصومین ص ۵۴۶)

اس عبارت سے مصنف نے تحریف قرآن کا نظریہ پیش کیا ہے جو سراسر قرآن وحدیث اور مکتب صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ چنانچہ قرآن کہتا ہے کہ

(۱) ذالک الکتب لاریب فیه (البقرہ آیت ۱)

(ب) انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (الحجر ۱۵) ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ حضرت میر سید محمد نوربخش قدس سرہ فرماتے ہیں:

والقرآن بالفظ والمعنی امتاز من سائر الکتب السماویه وفاق علیها (کتاب الاعتقادیہ ص ۴۴)

ترجمہ: قرآن مجید لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے تمام آسمانی کتابوں میں ممتاز ہے اور ان پر فوقیت رکھتا ہے۔

حضرت شیخ علاوالدوا سمنانیؒ فرماتے ہیں۔

ان هذا القرآن المکتوب فی مصاحفنا، المطوبا لسنتنا المحفوظ فی قوه حافظتنا المخزون فی الدماغ مکتوب علی لوح المحفوظ العلوی علی هذا الترتیب فی النورانیه الصرفه۔

(العروہ لاهل الخلوۃ والجلوۃ ص ۴۳۶)

ترجمہ: بے شک یہ قرآن جو ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے جس کی ہماری زبانوں پر تلاوت ہوتی ہے جو ہماری قوت حافظہ میں محفوظ ہے اور جس کا دماغ میں ذخیرہ ہے بالکل اسی ترتیب پر لوح محفوظ پر خالص نورانیت سے لکھا ہوا ہے۔

عبارت نمبر ۲: کتاب سیرۂ معصومین کے صفحہ ۵۵۱ پر امام مہدی کی ۳۷ ویں خصوصیت کے ذیل میں لکھا ہے۔

''وہ مخصوص احکام لانا جو آنحضرتؐ کے زمانے تک ظاہر اور جاری نہیں ہوئے۔''

اس خصوصیت کی وساطت سے مصنف نے شریعت محمدیہ مکمل نہ ہونے کا اور اس کی تکمیل حضور کی بجائے حضرت امام مہدی پر ہونے کا تاثر دیا ہے جو کہ قرآنی آیت

الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الکم السلام دینا (المائدہ آیت ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔

کے سراسر منافی ہے۔ نیز حدیث نبوی ہے۔

حلال محمد حلال الی یوم القیمۃ وحرام محمد حرام الی یوم القیمۃ

ترجمہ: محمد ﷺ کا حلال قیامت تک کیلئے حلال اور محمد ﷺ کا حرام قیامت تک کیلئے حرام ہیں۔

حضرت شاہ سید محمد نوربخش نے فرمایا۔

وابین الشریعۃ المحمدیہ کما کانت فی زمانہ من غیر زیادۃ او نقصان (الفقہ الاحوط ص ۱)

ترجمہ: اور میں شریعت محمدیہ جیسے آپ ﷺ کے زمانے میں تھی بغیر کمی بیشی بیان کروں گا۔

عبارت نمبر ۳: صفحہ نمبر ۱۵۵ پر اڑتیسویں خصوصیت کے ضمن میں لکھتا ہے

"۔۔۔۔علم کے ستائیس حروف ہیں پس تمام وہ جو انبیاء لیکر آئے وہ دو حرف تھے۔ اور اب تک لوگ ان دو حروف کے علاوہ کچھ نہیں جانتے پس جب ہمارے قائم خروج کریں گے تو وہ پچیس حروف کو لائیں گے انہیں لوگوں میں پھیلائیں گے اور ان کے ساتھ باقی دو حروف کو ملائیں گے یہاں تک کہ ان تمام ستائیس حروف کو منتشر فرمائیں گے۔"

اس عبارت سے توہین رسالت کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت پر بھی زد آتی ہے جو کہ صریحاً ملحدانہ عقیدہ ہے۔ انبیاء کرام ہی علم کے کلی مظہر ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے:

وعلمک مالم تکن تعلم (النساء آیت ۱۱۳)

ترجمہ: تجھے وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

نیز قرآنی آیت ہے وعلم آدم الاسماء کلہا (البقرہ ۳۱) ترجمہ: اور آدم کو جملہ اسماء کا علم دیا۔

حدیث نبوی ہے: فتجلی لی کل شئی

ترجمہ: مجھ پر ہر چیز کی تجلی ہوئی

نیز حدیث ہے: انا مدینۃ العلم وعلی بابہا

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

میر سید محمد نوربخش فرماتے ہیں:

"واصلا الی الحقیقہ بعلم الیقین وعین الیقین وحق الیقین موقنا فی اصولہا وفروعہا کلیاتہا وجزئیاتہا" (الفقہ الاحوط باب جہاد ص ۱۹۵)

ترجمہ: "علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کی صورتوں میں حقیقت تک رسائی پانے والا ہو اور علوم کے اصول وفروع کلیات اور جزئیات پر یقین رکھنے والا ہو"

نیز انبیاء کے صحیح وارث علماء ربانیین کے اوصاف کے ذیل میں لکھا ہے:

وما کان للرسول فمصرف العلما باللہ وباحکام اللہ وبطریق الوصول الی اللہ (الفقہ الاحوط باب الزکوۃ صفحہ ۱۳۶)

ترجمہ: خمس کا جو حصہ رسول کیلئے ہے اس کا مصرف وہ علماء کرام ہیں جو اللہ کی ذات وصفات کی معرفت رکھتے ہیں احکام الٰہی کو خوب جانتے

ہیں اور اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے طریقوں سے خوب واقف ہیں۔

عبارت نمبر۴: کتاب زیر بحث کے صفحہ نمبر ۵۴۹ پر انتیسویں خصوصیت کے ذیل میں لکھتا ہے۔

''لوگوں کا آپ کے نور جمال کی وجہ سے سورج اور چاند کی روشنی سے مستغنی ہوجانا۔ چنانچہ آیہ شریفہ اشرقت الارض بنور ربھا (زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی) کی تفسیر میں روایت ہوئی ہے کہ مربی زمین امام زمانہ علیہ السلام ہیں۔''

یہ عبارت مشرکانہ اعتقاد پر مبنی اور نص صریح قرآنی کے خلاف ہے۔ قرآنی آیت ہے:

''اللہ نور السموات والارض''

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

آیت محولہ بالا اور اس آیت کے مفہوم کو ملانے کے بعد واشرقت الارض بنور ربھا'' سے امام زمانہ مراد لینے سے نہ صرف شرک لازم آتا ہے بلکہ انکار قرآن بھی لازم آتا ہے۔

عبارت نمبر۵: کتاب سیرۂ معصومین کے صفحہ نمبر ۵۶۳ پر رقم طراز ہے۔

''ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علی کے سبب فتح وکشائش عطا کی ہے جب علی انتقال کر جائیں گے تو دین فاسد ہوجائے گا اور مہدی ہادی کے سوا جو علی کے بعد ہونگے اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔''

نعوذ باللہ اس عبارت سے ابھی سارے مسلمانان عالم ایک فاسد دین پر ہونا لازم آتا ہے۔ جملہ آئمہ اہلبیت علیہم السلام سمیت جملہ اولیاء کرام کی تبلیغی مساعی جمیلہ اور ان کی شہادت عظمیٰ ایک فاسد دین کیلئے ہونا لازم آتا ہے جو کہ کلی طور اسلام دشمنی ہے۔

عبارت نمبر۶: کتاب زیر بحث کے صفحہ ۵۵۲ پر رقم ہے۔

''چوالیسویں خصوصیت: سات تکبیروں کا کسی کی نماز جنازہ پر حضر علی کے بعد آپ (امام مہدی) کے علاوہ جائز نہ ہونا'' یہ عبارت احوط کی اس عبارت سے متصادم ہے

ولو وقعت سبع تکبیرات لا باس به (باب اصو

ترجمہ: اگر سات تکبیرات پر مشتمل نماز جنازہ ہوجائے تو کوئی حر نہیں عبارت بالا سے صاحب شریعت کی زندگی کے بعد شرعی حکم ک عارضی منسوخیت اور ناسخیت لازم آتی ہے جو کہ شرعی روح کے خلاف ہے۔

عبارت نمبر ۷ اور ۸: کتاب سیرۂ معصومین کے صفحہ ۵۴۴ پر یہ عبارت ہے۔

''امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نہیں گر ان کی گردن پر ظالم بادشاہ کی بیعت لٹکی ہوئی ہے۔ اور میں جب بھی ظہور کروں گا تو اس وقت میری گردن پر طاغوت بادشاہ کی بیعت نہ ہوگی''

اس عبارت سے شان حسینی:

سر داد نہ داد دست در دست یزید　　حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

کی حقیقت کھل کرنے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ اور آئمہ علیہم السلام کی تذلیل وتوہین لازم آتی ہے۔

عبارت نمبر ۹ اور ۱۰: کتاب سیرۂ معصومین کے صفحات ۷۷ تا ۷۸ اور ۹۶ تا ۹۷ میں شان صحابہ میں اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہوئے سب ولعن کر کے مذہبی منافرت پیدا کرنے کی سعی مذموم کی ہے۔ مندرجہ بالا عبارات مشتے از خروارے ہے ورنہ پوری کتاب خرافات کا پلندہ ہے۔

پس علماء صوفیہ نوربخشیہ قرآن وسنت اور سلسلہ ذہب کے مرشدان

حقیقت کی تعلیمات کی روشنی میں فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ شیخ سکندر حسین پرنسپل جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی غیر اسلامی اور ملحدانہ عقائد و نظریات کے پرچار کرنے کی بناء پر ملحد و زندیق ہے۔ اس کی تصنیف کردہ کتاب سیرۂ معصومین اور ناشر ادارہ الصفا جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی قابل ضبطی و قابل بندش ہیں۔ اور مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ارباب اقتدار پر واجب ہے کہ کتاب سیرۂ معصومین اور اس کے ناشر پر پابندی عائد کرنے کے علاوہ شیخ سکندر حسین کو توہین رسالت، توہین قرآن، توہین شریعت و دین اسلام، توہین آئمہ و صحابہ اور مذہبی منافرت پھیلانے کے سنگین جرائم میں تحت آئین و تعزیرات پاکستان قرار واقعی سزا دے۔

فتویٰ ہذا مفتیان و علماء ذیل کے دستخط سے جاری کیا گیا۔

(تاریخ اجرا: ۱۶ جون ۲۰۰۲)

۱۔ مفتی سید جمال الدین الموسوی
خطیب و امام جمعہ و جماعت خانقاہ معلی براہ چلو

۲۔ مفتی اعظم محمد عبداللہ
مفتی نوربخشیہ و خطیب جامع مسجد چلو پائین گنگچھے

۳۔ مفتی علی محمد بادی
پرنسپل مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو

۴۔ سید نواز حسین موسوی
خطیب و امام خانقاہ معلی گلاب پور شگر

۵۔ مولانا شکور علی انور
خطیب و امام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت

۶۔ سید شہاب الدین الموسوی
خطیب و امام جامع مسجد سرموں گنگچھے

۷۔ مولانا عارف حسین
خطیب جامع مسجد تلس گنگچھے

۸۔ سید میر اسحاق
خطیب و امام جامع مسجد فرانو چھوربٹ

۹۔ سید محمد الموسوی
خطیب و امام خانقاہ معلی کھرکو گانگچھے

۱۰۔ مولانا عبدالسلام
صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم تھلے گانگچھے

۱۱۔ مولانا خادم حسین
فاضل عربی صدر مدرس جامعہ نوربخشیہ شگر

۱۲۔ مولانا محمد حسین
فاضل عربی مدرس مدرسہ نوربخشیہ حشوپی شگر

۱۳۔ مولانا غلام محمد حقانی
فاضل عربی خطیب جامع مسجد کورنگی کراچی

۱۴۔ مولانا مراد علی نوری
فاضل فارسی خطیب مسجد صوفیہ نوربخشیہ یولجوک کریس

۱۵۔ مولانا غلام نبی
فاضل عربی و تنظیم المدارس خطیب کورو

۱۶۔ مولانا محمد ابراہیم
فاضل عربی خطیب کھرکو

۱۷۔ مولانا غلام مہدی معروف
فاضل عربی خطیب و پیش امام کورو

۱۸۔ مولانا بشارت علی
فاضل عربی مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

۱۹۔ مولانا ذاکر حسین

فاضل عربی وفاق المدارس مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

۲۰۔ مولانا غلام حسن تھلوی

فاضل عربی خطیب جامع مسجد دلتر تھلے

۲۱۔ مولانا محمد شفیع

ایم اے اسلامیات نائب خطیب جامع مسجد چلو باقرپی گوند

۲۲۔ مولانا عبدالرحمن

میر واعظ جامع مسجد نوربخشیہ دم سم

۲۳۔ مولانا محمد بشیر

فاضل عربی فاضل تنظیم المدارس خطیب جامع مسجد یوچنگ

۲۴۔ مولانا علی موسیٰ

خطیب جامع مسجد بلتر و تھلے

۲۵۔ حافظ عبدالرحمن

شہادۃ العالیہ خطیب سرموں

۲۶۔ مولانا غلام محمد

شہادۃ العالیہ فاضل عربی دلتر تھلے

۲۷۔ قاری محمد اسحاق

خطیب جامع مسجد ڈوکھا بلغار

۲۸۔ مولانا عبدالحمید

شہادۃ العالیہ فاضل عربی خانقاہ چلو

۲۹۔ مولانا غلام حسن حسنو

فاضل عربی محقق، سکالر چلو

۳۰۔ قاری محمد ابراہیم

فاضل عربی نائب خطیب جامع مسجد سرموں

۳۱۔ مولانا شیر علی

فاضل عربی خطیب خانقاہ ڈوغنی

۳۲۔ مولانا محسن علی

فاضل عربی خطیب سرموں

۳۳۔ مولانا محمد باقر

مدرس مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ اڑواکریس

۳۴۔ مولانا محمد علی اسد

فاضل عربی خطیب خانقاہ تلیس گانگچھے

۳۵۔ مولانا غلام حیدر

مدرس و امام مسجد نوربخشیہ کورو

۳۶۔ مولانا علی خان

فاضل درس نظامی خطیب و امام گمبہ بوردس بلغار

۳۷۔ مولانا سید علی

فاضل درس نظامی سرمیک

۳۸۔ مولانا محمد ابراہیم

فاضل عربی مدرس مدرسہ اسلامیہ نوربخشیہ کورو

۳۹۔ مولانا محمد اشتیاق

فاضل عربی خطیب و امام کورو

۴۰۔ مولانا فدا حسین

خطیب و امام چھوار چھوربٹ

۴۱۔ مولانا غلام مہدی

پیش امام و خطیب کورو

۴۲۔ مولانا غلام حسین نورانی

شہادۃ العالیہ، ایم اے، خطیب و امام بلتر و تھلے

۴۳۔ مولانا محمد محسن

فاضل عربی مدرس مدرسہ تعلیم القرآن حشوپی شگر

۴۴۔ شیخ عبداللہ نوری

فاضل حوزہ علمیہ قم ایران مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

۴۵۔ مولانا غلام محمد سالک

فاضل عربی خطیب وامام جامع مسجد کھانسر کورو

کتاب سیرۂ معصومین کے اسلامی عقائد سے متصادم اور توہین آمیز عبارات:

شیخ سکندر حسین پرنسپل جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی (جن کا تعلق بظاہر نوربخشیہ مسلک سے ہے) نے مذکور بالا کتاب لکھی ہے۔ تاہم نوربخشی مسلک کے جید وفاضل علماء نے شیخ سکندر کے خلاف فتویٰ صادر کر کے ان کو ملحد وزندیق قرار دیا ہے۔

حضرت علیؑ کے بعد دین اسلام فاسد ہے (استغفر اللہ) صفحہ نمبر 563

اصل قرآن امام مہدی کے پاس مخفی ہے اس کے بعض حصے علیؑ پر نازل ہوئے تھے۔ (معاذ اللہ) صفحہ نمبر 546

ابھی تک شریعت کے بعض احکام ظاہر اور جاری نہیں ہوئے۔ صفحہ نمبر 551

انبیاء علیہم السلام کا علم نامکمل ہے۔ (معاذ اللہ) صفحہ نمبر 551

امام مہدی روئے زمین کا مربی ہے۔ (استغفر اللہ)

توہین صحابہؓ وازواج مطہراتؓ پر مبنی ہرزہ سرائیاں:

حضرت عائشہؓ وحضرت عثمانؓ کی توہین۔ صفحہ نمبر 569

نعثل ایک یہودی تھا جس سے حضرت عائشہؓ حضرت عثمان کو تشبیہ دیا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد فرمایا کرتی تھیں کہ اس نعثل اسلامی عثمانؓ کو قتل کردو۔

طلحہؓ اور زبیرؓ حضرت عثمانؓ کے قاتل ہیں۔ صفحہ نمبر 500

دنیا میں جتنے ناحق قتل ہوتے ہیں ان کا خون حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے گردن پر ہے۔ (معاذ اللہ) صفحہ نمبر 77

حضرت عمرؓ نے جعلی حدیث پیش کیا، فاطمہ کے گھر کو آگ لگایا، سنت رسول ﷺ کو رد وبدل کیا۔ صفحہ نمبر 96

بقیہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل

ٹوٹ جاتی ہے۔ ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ توبہ گزاری کے بعد جب بھی گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ پچھتا کر توبہ گزار ہوتا رہے یہاں تک کہ جب اس کی توبہ توبہ نصوح بن جائے تو وہ گناہ کے ارتکاب سے یکسر کنارہ کش ہو سکے گا اس وقت تک کیلئے اسے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں بار بار توبہ کرے۔ جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اس کیلئے توبہ کی گنجائش موجود ہے۔ توبہ کا دروازہ جب بند ہونے کا مرحلہ آئے گا تو پھر آگے توبہ کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ سائل فدا محمد صاحب ان جوابات سے مطمئن ہوں گے۔



اساتذہ وطلباء مدرسہ شاہ ہمدان بواوا بزرگ کے آستانہ پر لنگر تقسیم کے دوران

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

فکر و نظر

☆☆حقائق کی آئینے میں☆☆

انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو

شیخ سکندر کی متنازعہ کتاب سیرۂ معصومین کا پس منظر:

حالیہ دنوں میں شیخ سکندر کی توہین آمیز کتاب سیرۂ معصومین کے بعض مندرجات کی وجہ سے نہ صرف بلتستان بلکہ پورے شمالی علاقہ جات کا امن ایک خطرناک صورت حال سے دوچار ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ مسلمانان عالم کی مُسلمہ، متفقہ اور متبرک کتاب قرآن مجید کے بارے میں مندرج بے سروپا باتیں ہیں اس پس منظر میں اب لوگ بجا طور پر شیخ سکندر کو ''رشدی ثانی'' کے نام سے پکار رہے ہیں۔ ناردرن ایریاز کی حکومت نے مذکورہ کتاب پر پابندی لگاتے ہوئے اس کی کاپیوں کو ضبط کرنے کا آرڈر جاری کیا ہوا ہے۔ اور نوربخشی فاضل علماء کی سپریم کونسل نے اس کے خلاف فتویٰ صادر کیا ہے۔ جو پوری ملت کے جذبہ ایمانی اور قرآن سے عقیدت و محبت کا آئینہ دار ہے۔

شیخ سکندر حسین کون ہے؟

کتاب سیرۂ معصومین کے مولف شیخ سکندر حسین کا تعلق ضلع گانچھے گاؤں سلترو ڈلے ہے اور اس وقت محمود آباد کراچی کے ایک متنازعہ دینی مدرسہ کا پرنسپل ہے۔ انھوں نے دینی تعلیم و تربیت ایران سے حاصل کی جب انجمن فلاح و بہبود نوربخشیہ کراچی کے زیر اہتمام قائم شدہ مدرسے میں پہلی بار ان کی تقرری ہوئی تو چارج سنبھالنے سے پہلے انھوں نے مدرسے کے تمام تر اختیارات بشمول مالی اختیارات اپنے ہاتھ میں دینے کے لئے کہا اس سے آپ ان کی سوچ اور مستقبل کے عزائم کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اسی میٹنگ میں بعض زیرک اراکین انجمن نے کم از کم مالی اختیارات میں شیخ سکندر کو مختار کل بنانے کے سلسلے میں تحفظات کا اظہار کیا۔ لیکن بعد ازاں وہ بہت جلد اسی کے ساتھ مدرسہ پر روز بروز اپنا پنجہ گاڑنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور آخر کار پیر سید محمد شاہ نورانی صاحب کے ساتھ ملکر کراچی کی نوربخشی برادری کے تمام صاحب الرائے شخصیات کو اعتماد میں لئے بغیر مدرسے کو ٹرسٹ میں تبدیل کر دیا جس کے بارے میں پتہ چلنے پر نوربخشی زعماء نے عدالتی چارہ جوئی کا آغاز کیا جو تا حال جاری ہے۔ اسی دوران شیخ سکندر کے متنازعہ کردار کی وجہ سے کراچی محمود آباد کے جامع مسجد میں لڑائی اور مار کٹائی تک کی نوبت آگئی۔ اور ایک ہی مسلک کے ماننے والوں کے درمیان نفرت کے بیج بوئے گئے۔

شیخ سکندر کے مذکورہ بالا تمام اقدامات کے پیچھے یہی مقصد کارفرما تھا کہ ادارے کے تمام تر انتظامی اور مالی اختیارات ہاتھ میں لینے کے بعد مسلک نوربخشیہ کے مسلمہ عقائد سے چھیڑ چھاڑ اور من مانی تاویلات کا سلسلہ شروع کر کے پہلے اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا جائے، پھر نوربخشیہ کے پلیٹ فارم سے عالم اسلام کے مسلمہ اور اساسی نوعیت کے عقائد کے خلاف لکھ کر اس مسلک کو اقلیت قرار دینے کے خطرے سے دوچار کیا جائے۔

کتاب سیرۂ معصومین

یہ کتاب دراصل مذکورہ مقاصد کی تکمیل اور اپنے ناپاک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شیخ سکندر کا ایک فیصلہ کن اقدام ہے۔ نوربخشی سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے سیرۂ معصومین کا خوبصورت اور دلکش نام استعمال کر کے اندر نہ صرف نوربخشیہ بلکہ عالم اسلام کے مسلمہ عقائد کی انتہائی چالاکی و ہوشیاری کے ساتھ توہین کی ہے۔ مولف مذکور نے قرآن پاک، دین اسلام، شریعت محمدیہ، انبیاء کرام، خود ائمہ معصومین اور صحابہ کرام کسی کو معاف نہیں کیا ہے، ہر ایک کا ذکر خیر کرنے کی بجائے ان کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے، منفی پہلو کو اجاگر کرنے، شان و منزلت میں کمی اور شخصیت و کردار کی توہین کا ارتکاب کیا ہے، جس سے قارئین انکی سوچ اور عزائم کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ خصوصاً صحابہ کرام اور ازواج نبی ﷺ

کو نام لیکر خون ناحق کا ذمہ دار، یہودی، قاتل، لالچی، دوسروں کو قتل پر اکسانے والے کہہ کر پورے عالم اسلام کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ ائمہ معصومین کے نام پر لکھی جانے والی کتاب میں خود کئی اماموں سے ایسی بے سروپا اور نامناسب باتیں منسوب کی ہیں جن سے ائمہ معصومین کی سیرت و کردار پر (نعوذ باللہ) حرف آتا ہے۔ ان کے فضائل میں اس قدر غلو کیا ہے کہ ان کو مقام ربوبیت پر پہنچا دیا ہے۔

قرآن پاک سے متعلق شکوک وشبہات پر مبنی ہرزہ سرائیاں

مذکورہ کتاب میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ قرآن پاک سے متعلق شکوک وشبہات پر مبنی ہرزہ سرائیاں ہے۔ جو ہم عصر حاضر کے تناظر میں نہ صرف نور بخشیوں کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے انتہائی سنگین اور پریشان کن ہے۔ کیونکہ قرآن مجید تمام مسلمانوں کا واحد متفقہ اور مسلمہ کتاب ہے۔ اور اس پر دین اسلام کی بنیاد کھڑی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو مسلمانان عالم کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ اور کفار و مشرکین کے ناپاک عزائم پر اک وار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہود وہنود اور استعمار کے پالتو ایجنٹ بسا اوقات عالم اسلام کے پاس موجودہ قرآن کو متنازعہ بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان ایجنٹوں میں سے سلمان رشدی، کذاب یوسف اور اب شیخ سکندر جیسے لوگ تاریخ کا حصہ بن کر اپنے لئے دائمی لعنت اور نفرت کا سامان پیدا کر چکے ہیں۔ ہم یہاں قرآن پاک سے متعلق مذکورہ کتاب کی عبارت کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں تاکہ قارئین محترم حقیقت سے واقف ہو سکیں۔

سیرہ معصومین صفحہ نمبر 546 پر شیخ سکندر حضرت امام مہدیؑ کی سولویں خصوصیت کے ضمن میں لکھتا ہے۔

''مصحف امیر المومنین کا ظاہر ہونا کہ جسے آپ نے رسول خدا ﷺ کے وفات کے بعد جمع کیا تھا بغیر تغیر و تبدیل کے جو کہ تمام ان چیزوں کا حامل ہے جو آپ پر اعجاز کے طور پر نازل ہوئی تھیں۔ پس آپ نے اسے صحابہؓ کے سامنے پیش کیا تھا تو انھوں نے اس سے اعتراض کیا تو آپ نے اسے مخفی کر دیا اور وہ اپنی حالت پر باقی ہے یہاں تک کہ وہ آنحضرتؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ اور مخلوق کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اسے پڑھیں اور حفظ کریں''۔

مذکورہ بالا عبارت سے تحریف قرآن، ختم نبوت سے انکار، توہین صحابہؓ، خود حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ کی توہین کا پہلو سامنے آتا ہے۔

امام زمانؑ والے قرآن اور موجودہ قرآن میں کیا فرق ہے؟

اس سلسلے میں خود شیخ سکندر اپنی تقیہ کے تحت لکھی گئی کتاب رسالہ الفرقان میں کہتا ہے کہ امام زمانؑ کے قرآن اور موجودہ قرآن کی ترتیب مختلف ہے اگرچہ ابھی صرف ترتیب کی بات کر رہا ہے۔ مگر ان کا عقیدہ اس سے بھی بڑھ کر آگے ہے۔ جیسا کہ تیرھویں خصوصیت میں وہ کہتا ہے کہ امامؑ کے ظہور کے وقت آیات قرآنی وعلامات سماوی ظاہر ہونگے اور اسی عبارت کے آخر میں کہتا ہے کہ وہ آیات وعلامات 400 کے قریب ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جتنی آیات موجودہ قرآن میں ہے وہ تو سامنے ہیں تو پھر یہ چارسو آیات کہاں سے ظاہر ہوں گی۔ ظاہر ہے وہ امام زمانؑ کے قرآن میں موجود ہونگی۔

حضرت علیؑ پر نزول اور ختم نبوت کا انکار

شیخ سکندر کے مطابق مصحف علیؑ ان تمام چیزوں کا حامل ہے۔ آپ پر بطور اعجاز نازل ہوئی تھیں (نعوذ باللہ) اس بات سے ختم نبوت کی توہین اور انکار نمایاں ہیں یہاں پھر موجودہ قرآن اور مصحف علیؑ کے درمیان فرق مزید واضح ہو جاتا ہے کہ مصحف علیؑ کے اندر وہ تمام چیزیں بھی موجود ہیں جو (معاذ اللہ) خود حضرت علیؑ پر بطور اعجاز نازل ہوئی تھیں۔ حالانکہ دنیائے اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نزول وحی کا سلسلہ قیامت تک کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ما کانا محمد ﷺ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

لہذا شیخ سکندر کا یہ کہنا'' جو کہ ان تمام چیزوں کا حامل ہے جو آپ پر بطور اعجاز نازل ہوئی تھیں'' مکمل طور پر الحاد وزندیقیت کا موجب ہے۔

شیخ سکندر کے مطابق حضرت علیؑ نے جب اپنے قرآنی نسخہ کو مکمل کرنے کے بعد صحابہ کو پیش کیا تو انھوں نے اس قرآن سے روگردانی کی تو آپ نے اس کو چھپا دیا۔ (معاذ اللہ) یہاں توہین صحابہ کرام کے ساتھ خود

امیر المومنین حضرت علیؑ کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ مولف الزام لگانا چاہتا ہے کہ اصحاب نبی ﷺ نے اصل اور تمام خوبیوں کے حامل قرآن سے روگردانی کی۔ جبکہ صحابہ کے انکار پر غیرت وشجاعت کے پیکر کامل ایمان علیؑ نے نسخۂ قرآنی کو چھپا کر رکھ دیا اور نتیجتاً پوری امت مسلمہ کو ظہور مھدی تک اندھیرے میں رکھنے کا باعث بنے۔ یہاں تک کہ خود علیؑ کے اپنے دور خلافت میں بھی با اختیار ہونے کے باوجود اصل قرآن کو جاری نہیں کیا۔

امام زمانؑ اپنے لائے ہوئے قرآن کو نافذ کریں گے

شیخ سکندر کے بقول امام مھدیؑ اپنے ساتھ لائے ہوئے قرآن کو پڑھنے اور حفظ کرنے کا حکم دیں گے یعنی اس کو نافذ کریں گے۔ یہاں یہ بات نہایت قابل غور ہے کہ شیخ سکندر ببانگ دھل کہتا ہے کہ امام مھدیؑ والے قرآن کی ترتیب موجودہ قرآن کی ترتیب (ابتداء سورہ فاتحہ۔ انتہا سورہ الناس) سے مختلف ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ کہتا ہے کہ امام مھدیؑ والا قرآن سورہ علق سے شروع ہو کر سورہ مائدہ پر ختم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ناسخ اور منسوخ آیتیں بھی شامل ہیں گویا کہ ترتیب کے علاوہ اور بھی بہت کچھ فرق ہے۔

لہذا! اب قارئین محترم ذرا سوچیں جب امام زمانؑ اپنے قرآن کو نافذ کریں گے تو ظاہر ہے کروڑوں کی تعداد میں قرآن کو نئی ترتیب کے ساتھ چھاپنا پڑے گا۔ تاکہ حکم امامؑ کے مطابق اس نئی ترتیب کے ساتھ قرآن کو پڑھا اور حفظ کیا جائے۔ تو پھر موجودہ قرآن کا کیا بنے گا جو کروڑوں بلکہ اربوں کی تعداد میں عالم اسلام کے پاس موجود ہے کیا یہ تمام سٹوروں اور گوداموں میں بند کر دیے جائیں گے یا (نعوذ باللہ) ضائع کر دیے جائیں گے؟ کیونکہ ایک ساتھ دو مختلف ترتیب والے قرآن جاری رہ نہیں سکتے۔

شیخ سکندر کے جھوٹ کا پول کھلتا ہے

اب ہم شیخ سکندر کے ملحدانہ اور باطل عقائد و نظریات کا پول کھولنے کے لئے علمائے اسلام کے صریح اور واضح ارشادات پیش کرتے ہیں جو کسی تاویل کے محتاج نہیں۔

سلسلۂ ذہب صوفیہ نوربخشیہ کے مرشد طریقت شیخ علاؤ الدولہ سمنانیؒ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ بے شک یہ قرآن جو ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے جس کی ہماری زبانوں پر تلاوت ہوتی ہے جو ہماری قوت حافظہ میں محفوظ ہے اور جس کا دماغ میں ذخیرہ ہے بالکل اسی ترتیب پر لوح محفوظ پر خالص نورانیت سے لکھا ہوا ہے۔ (العروہ لاھل الخلوۃ والجلوۃ صفحہ 436) یہاں پر علاؤ الدولہ سمنانیؒ نے صاف الفاظ میں واضح فرمایا ہے کہ قرآن کی موجودہ ترتیب ہی صحیح ہے اور اسی ترتیب کے ساتھ قرآن لوح محفوظ پر کندہ ہے۔

حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ "کتب سماویہ پر اعتقاد کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔" والقرآن بالفظ و المعنی امتاز من سائر الکتب السماویہ و فاق علیھا"

ترجمہ:۔ قرآن مجید لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے تمام آسمانی کتابوں میں ممتاز ہے اور ان پر فوقیت رکھتا ہے۔ (اصول عقائد صفحہ ۴۴)

اہل تشیع کے بہت بڑے مجتہد سید مرتضیٰ علم الھدیٰ جنھوں نے امامیہ کا اصول دین (اول توحید۔۔۔) مرتب کیا تھا فرماتے ہیں۔

"قرآن جس صورت میں اب ہے اسی صورت میں رسول خدا ﷺ کے زمانے ہی میں جمع اور مرتب ہو چکا تھا" (تفسیر مجمع البیان صفحہ ۵ طبع ایران)

تفسیر نمونہ جو آیت اللہ مکارم شیرازی سمیت گیارہ علماء مجتہدین کی تصنیف ہے میں سورۃ الفاتحہ کے نام پر بحث کرتے ہوئے قرآن کی موجودہ ترتیب ہی کو درست اور نبوی ﷺ ترتیب قرار دیا ہے۔

نامور شیعہ مجتہد آیت اللہ ابوالقاسم خوئی نے اپنی کتاب البیان فی تفسیر القرآن میں حدیث ثقلین کی وضاحت کرتے ہوئے امام زمانؑ کے پاس اصل قرآن (مصحف علیؑ) کے موجود اور محفوظ ہونے کے نظریہ کو باطل قرار دیا ہے۔

"لیکن قرآن سے تمسک اسی صورت میں ممکن ہے جب قرآن تک رسائی ہو سکے۔ لہذا امت میں قرآن کا ہونا ضروری ہے۔

قرآن کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے والی روایات سے علماء اسلام کا اظہار برآت

اسی طرح قرآن کریم میں ذرہ برابر بھی شکوک وشبہات پیدا کرنے اور تحریف کا نظریہ پیش کرنے والی تمام روایات سے علماء اسلام نے

اپنی اور اپنے پیروکاران کی جان چھڑائے ہیں۔ ملاحظہ کریں:۔

شیخ ابو جعفر طوسیؒ فرماتے ہیں۔

"یہ تمام روایات خبر واحد ہیں جو نہ ہی موجب علم ہیں اور نہ ہی قابل عمل لہذا بہتر یہ ہے کہ ان میں وقت ضائع کئے بغیر ان سے روگردانی کرلی جائے۔ (البیان فی تفسیر القرآن)

علامہ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء فرماتے ہیں۔

"وہ روایات جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں چاہیے اہل تشیع نے نقل کی ہو یا اہل سنت نے وہ تمام ضعیف اور شاذ ہیں۔ اور خبر واحد ہیں جو نہ ہی علم کا فائدہ دیتی ہیں اور نہ ہی عمل کا یا ان روایات کی معتبر طریقوں پر تاویل کی جائے وگرنہ انہیں دیوار پر ماردیا جائے۔" (اصل شیعہ واصولھا صفحہ ۸۸)

مندرجہ بالا دلائل اور حوالہ جات سے درج ذیل باتیں ثابت ہو کر سامنے آجاتی ہیں۔

☆ عالم اسلام کے نامور اور محقق علمائے کرام موجودہ قرآن کے متن اور ترتیب دونوں کی صحت پر یقین رکھتے ہیں۔

☆ امام مھدیؑ کے پاس کوئی خاص قرآن نہیں ہے جسے آپ موجودہ قرآن کی جگہ پڑھنے اور حفظ کرنے کا حکم دینگے۔

☆ سولھویں خصوصیت یا اس جیسی قرآن کو مشکوک بنانے والی روایات کو علماء نے ضعیف اور ناقابل اعتماد قرار دیکر مسترد کردیا ہے۔

☆ شیخ سکندر نے ایسی متروک روایات کو نئے سرے سے پیش کر کے ان کو اٹل حقیقت قرار دینے کی مذموم جسارت کی ہے تاکہ دنیا کے سامنے مسلمانوں کے اس متعلقہ ورثہ کو مشکوک بنا کر اپنے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرسکے اور حق نمک ادا ہو۔

☆ تاریخ میں پہلی مرتبہ نوربخشیہ کے پلیٹ فارم سے توہین آمیز اور بے بنیاد باتیں کر کے اس پاک مسلک کو اقلیت قرار دینے کے خطرے سے دوچار کیا ہے۔

توہین نبوت پر مشتمل ہرزہ سرائیاں

کتاب کے صفحہ 551 پر شیخ سکندر لکھتا ہے۔

"علم کے ستائیس حروف ہیں۔ پس تمام وہ جو انبیاء لیکر آئے دو حروف تھے اور اب تک لوگ ان دو حرف کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ پس جب ہمارے قائم خروج کریں گے تو وہ 25 حروف کو لائیں گے۔ انہیں لوگوں میں پھیلائیں گے اور ان کے ساتھ باقی دو حروف کو ملائیں گے یہاں تک کہ ان تمام ستائیس حروف کو منتشر فرمائیں گے۔"

اس عبارت سے توہین رسالت کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت پر بھی زد آتی ہے مصنف کا نظریہ ہے کہ مکمل علم یعنی ہدایت کے صرف دو حصے لوگوں تک پہنچے ہیں اور قائم کے خروج سے پہلے تک دنیا اس سے زیادہ علم کی حامل نہیں ہوگی۔ کیونکہ انبیاء بھی 2 حرف لائے تھے۔ لیکن جب حضرت امام مھدیؑ ظاہر ہوں گے تو مکمل ہدایت کے ساتھ باقی 80 فی صد علوم لے کر آئیں گے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن پاک سمیت تمام الہامی کتب توریت، انجیل، زبور کے علاوہ انبیائے کرام پر اترنے والے صحیفے شامل ہیں وہ سب 2 حروف ہیں۔

جبکہ عالم اسلام کا نظریہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی شریعت آخری اور مکمل شریعت ہے اور یہ قیامت تک کے لئے کافی ہے زمانہ چاہے جتنی ترقی کرے اور جتنے پیچیدہ مسائل پیش آئے شریعت محمدیہ کے اندر ان سب کا حل موجود ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ نام نہاد 25 حروف میں وہ کون سے علوم یا ہدایت ہوں گے جو ابھی تک لوگ نہیں جانتے یا انبیاء نے نہیں لائے۔

مصحف علی کے نام سے ایک قرآن (جو سورہ علق سے شروع ہو کر سورہ مائدہ پر ختم ہو) کے ظاہر اور جاری ہونے نیز علم ہدایت کے باقی ماندہ 25 حصے (یعنی 80 فیصد) آنے کے دونوں نظریے کا باہم ملا کر جائزہ لیا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ سکندر دین اسلام کو اس کی موجودہ شکل میں مکمل نہیں سمجھتا اور نبوت کے سلسلے کے خاتم کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ آیت ۳)

ترجمہ۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردیں اور

تمہارے لئے اسلام بطور دین پسند کیا۔

علماء نوربخشیہ کا ایمان افروز اور تاریخ ساز فتویٰ بلاشبہ علماء نوربخشیہ کی سپریم کونسل کا شرعی فتویٰ تاریخ بلتستان میں ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے خود نوربخشیوں کیخلاف 1925 میں بعض غیر اہم اور ثانوی نوعیت کے عقائد (بلکہ وہ بھی غلط طور پر منسوب کردہ) کی بناء پر کفر کا فتویٰ لگوایا گیا تھا۔ ماضی قریب میں سید علی کریسی نے بھی نوربخشیہ مسلک کے بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ مگر اسلام کے مسلمہ بنیادی عقائد سے چھیڑنے کی جرأت ان کو بھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جب شیخ سکندر نے سید علی کریسی سے بھی 10 قدم آگے بڑھ کر سلمان رشدی کا کردار ادا کیا تو پھر علمائے نوربخشیہ نے اپنے دین وایمان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شیخ سکندر کو ملحد وزندیق اور ان کی کتاب سیرۃ معصومین کو قابل بندش اور قابل ضبطی قرار دیا۔ جس کی بناء پر ناردن ایریاز کی انتظامیہ نے فوری طور پر مذکورہ کتاب پر پابندی عائد کرتے ہوئے اس کی کاپیوں کو ضبط کرنے کا سرکاری آرڈر جاری کردیا۔ جو تا حال نافذ العمل ہے۔ مگر شیخ مذکور کے گرفتاری کے احکامات پر (دفعہ 294-A کے تحت تھانہ تھگس میں ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود) بعض بااثر افراد کے دباؤ اور متعصب ذہنیت کے انتظامی افسران کی عدم دلچسپی کی بناء پر عمل درآمد نہیں ہوسکا لیکن دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ رشدی ثانی کا کردار ادا کرنے والے کا انجام بھی رشدی ہی کی طرح ہوگا۔

شاہ سید محمد نوربخش ؒ نے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص ارکان ایمان (یعنی امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسولہ و الیوم آخر) اور ارکان اسلام (کلمہ شہادتین، صلوٰۃ خمس، صوم رمضان، زکوٰۃ اموال وحج البیت) پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہو تو ایسے شخص کو اس کے کسے اور عقیدے کی بناء پر کافر کہنا جائز نہیں ارکان ایمان واسلام کے علاوہ کسی اور عقیدہ سے مراد دوسرے ثانوی عقائد ہیں جن کی بناء پر اسلام کے مختلف مسالک وجود میں آئے ہوئے ہیں لیکن شیخ سکندر کا مسئلہ کچھ اور ہیں۔ اس نے تو ارکان دینی ہی میں سے اہم ترین ارکان باللہ، وکتبہ اور ورسولہ کےخلاف بات کی ہے۔ ملاحظہ کریں!

☆ قرآن کی صریح آیات جن میں اللہ کی ذات، صفات، اور ربوبیت واضح ہیں ان کی انتہائی شرمناک تاویل کرتے ہوئے امامت کو ربوبیت سے خلط ملط کر کے رکھ دیا ہے اور شرک کا مرتکب ہوا ہے۔

☆ اللہ کی کتابوں میں آخری کتاب قرآن مجید کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ اس سے پہلے تفصیل سے بیان ہو چکا ہے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

☆ رسالت کے مسئلے میں انبیاء علیہم السلام کے علم کو ناقص، نامکمل اور 2 حرفی جبکہ امام مھدی کے علم کو 27 حرفی یعنی مکمل قرار دیکر رسالت کی توہین نیز شرعی امور کے امام زمان کے ذریعے تکمیل اور قرآن مجید (مصحف علی) کے بعض حصوں کا (معاذ اللہ) علی پر نازل ہونے کا نظریہ پیش کر کے ختم نبوت کے عقیدے کی نفی کی ہے۔

لہذا واضح ہو گیا کہ علماء کرام کا فتویٰ قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ خود شاہ سید محمد نوربخش ؒ کی واضح تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ بہر حال پھر بھی علمائے کرام نے احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کافر کی بجائے شیخ سکندر کو ملحد وزندیق قرار دیا ہے۔ جس کی پوری قوم تائید کرتی ہے۔ اس سلسلے میں دیگر علمائے نوربخشیہ بھی فتویٰ کی توثیق فرما رہے ہیں۔ اور اب تک ایک سو سے زائد فاضل علماء وخطباء نے فتویٰ کی توثیق کی ہے تاہم دستخطوں کا سلسلہ جاری ہے۔

علمائے کرام کے فتویٰ کے خلاف شر پسند عناصر کا واویلا شرعی فتویٰ کی وجہ سے شیخ سکندر اور ان کے عاقبت نا اندیش حمایتیوں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں جس کی بناء پر وہ لوگ خرافات بک رہے ہیں۔ اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق علماء کرام کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کر رہے ہیں اور کفر والحاد کا فتنہ برپا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔

۱۔ پیر کی اجازت کے بغیر فتویٰ دینا جائز نہیں۔
۲۔ فتویٰ دینے کے لئے کوئی تعلیمی معیار ہونا چاہئے۔
۳۔ فتویٰ دینے کا مقصد فتنہ وفساد پھیلانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

فتویٰ دینے کے لئے پیر کی اجازت

بلاشبہ مسلک نوربخشیہ میں پیر کی اہمیت ہے ان کا یہ فرائض منصبی

ہے کہ رسوم طریقت کو زندہ اور جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ اس مذہب حقہ کی تعلیمات کی حفاظت کریں۔ ان کی حیثیت گھر کے سرپرست و محافظ کی سی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا کہ گھر کا محافظ خود چوروں اور ڈاکوؤں سے ساز باز کر کے ان کی حمایت پر کمر بستہ ہو جائیں۔ ملت کی قیادت کرنے کی بجائے فریق بن کر رشدی ثانی کی ملحدانہ و باطل نظریات کی تائید و توثیق کرتا پھرے ایسی حالت میں علماء دین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ارکان دین کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کو دبا دیں۔ قرآن وانبیاء اور ائمہ کی توہین کرنے والی زبانوں کو کاٹیں اور مذہب حقہ کی بنیادوں کو ڈھانے کی کوشش کرنے والے ہاتھوں کو روکیں۔ پیر کی اجازت والی بات بالکل ایسی ہے جیسے دشمن ہماری سرحدوں کے اندر گھس آئے اور فوج اپنے کسی جاسوس صفت کمانڈر سے اجازت نہ ملنے کی بناء پر دشمن سے نہ لڑے اور یوں اپنی سرزمین دشمن کے حوالے کر دے۔

فتنہ وفساد کا ذمہ دار کون؟

اب رہی بات فتنہ وفساد کی تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ فتنہ کی اصل جڑ شیخ سکندر خود ہے۔ جس نے دین کے بنیادی عقائد کو چھیڑ کر اور بے بنیاد تاویلات کر کے مسلمانان عالم کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور یوں بلتستان کے اس پرامن خطے میں بھی ایک فتنہ رشدیت کی بنیاد رکھ کر مذہبی منافرت پھیلانے کا مرتکب ہوا۔ چنانچہ ایف آئی آر میں بھی ان پر بجا طور پر یہی الزامات ہیں۔

اگرچہ شیخ مذکور کو بچانے کے لئے بعض سازشی افراد نے اس فتنہ رشدیت کو نوربخشیوں کے آپس کے اختلافات ظاہر کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔ دراصل شیخ سکندر "را" کا ایجنٹ ہے۔ اور چاہتا ہے کہ سرحدوں کی نازک صورت حال سے فائدہ اٹھا کر عوام کی توجہ پاک فوج کی حمایت سے ہٹائیں اور ان کے اپنے عقیدہ و ایمان کی حفاظت پر مرکوز کرائیں۔ چنانچہ عین اس موقعہ پر جب کہ سرحدوں پر انتہائی کشیدگی کی صورتحال تھی اور ان کی زہریلی کتاب بھی اپنا رنگ دکھا رہی تھی شیخ سکندر اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر خود بلتستان وارد ہو گیا تا کہ جلتی پر تیل چھڑکا جا سکے۔ لیکن ایک طرف عوام نے بروقت ان کی سازش کو بھانپتے ہوئے امن وامان کو ہاتھ میں لینے سے گریز کیا اور خود رشدی ثانی پر یہ واضح کر دیا کہ

لگانے آگ جو آئے ہیں آشیانے کو
وہ شعلے اپنے لہو سے بجھا دیے ہم نے

دوسری طرف علماء کرام نے شیخ سکندر کی طرف سے لگائی گئی آگ کو بجھنے اور ان کی فتنہ رشدیت کا سدباب کرنے کے لئے ان کے خلاف شرعی فتویٰ صادر فرمایا لیکن شرپسند، امن کے دشمن عناصر اور بھارتی ایجنٹوں کو اپنا منصوبہ خاک میں ملتے دیکھ کر چین نہیں آیا تو علماء کے خلاف ہرزہ سرائیاں کرنا شروع کیں اور ایک غیر نوربخشی تنظیم سے نوربخشی علماء کے خلاف شر انگیز پمفلٹ لکھوا کر بلتستان میں خطرناک مذہبی فسادات کرانے کی ناکام سازش کی۔ لیکن ملت نوربخشیہ کے باشعور اور امن پسند علماء اور عوام نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ان شرپسند عناصر نے شیخ سکندر کو بچانے کے لئے راتوں رات سلترو سے سکردو پہنچایا۔ ایک ہفتے تک جعلی تعویز گنڈے کا کاروبار کرنے والے عامل اخوند ابراہیم کاندے کے گھر میں چھپا کر رکھا اور یہاں پر فتنہ وفساد کے سازشی تانے بانے بنتے رہے۔ جن کو تحریری شکل میں لانے کے لئے جعلی لائسنس یافتہ کمپنی تقی اینڈ سنز نے اپنے بغل بچہ اور کاغذی نام نہاد تنظیم انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ سکردو کا نام استعمال کیا جس کا نہ کوئی باقاعدہ پڑھا لکھا عہدیدار ہے اور نہ کوئی دفتر یا مرکز ہے۔ آری نذیر اور ڈاکٹر عاشق اس تنظیم کی کل کابینہ ہے اور انہی کا گھر اسکا دفتر۔ جو اپنے سرکاری وسائل مذکورہ سازشی اور گمراہ کن سرگرمیوں میں بے دریغ صرف کر رہے ہیں۔ ان کی سرپرستی کرنے اور ان سے کام لینے کے لئے بعض عناصر پس پردہ مصروف عمل تھے وہ بھی حالیہ دنوں میں بے نقاب ہو گئے ہیں۔

آخر میں ہم حکومت وقت کو چند اہم حقائق بطور خلاصہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ

☆ کتاب سیرۃ معصومین کے بہت سے مندرجات نوربخشی عقائد کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں اور یہ متروک، متنازعہ اور توہین آمیز مواد پر مشتمل ہے۔

☆ اس کتاب کے خلاف نہ صرف نوربخشی بلکہ دیگر مکاتب فکر کے تمام علماء نے بھی آواز بلند کی ہے۔ اور بھرپور انداز میں مذمت کر رہے

ہیں۔ اسلام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اس حساس علاقے میں مذہبی فساد پھیلانے کی سازش کر رہے ہیں۔

ہم تمام علماء و پیروکاران نوربخشیہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شیخ سکندر کو پہلے سے دائر شدہ ایف آئی آر کے تحت گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور ان کی ناجائز پشت پناہی کرنے والے اشخاص اور ان کا رشتہ ناطہ تلاش کر کے مزید جو بھی ان میں ملوث ہیں ان سب کے خلاف کاروائی کی جائے تاکہ دنیائے اسلام کو بار بار کسی نئے رشدی اور کذاب سے دوچار ہونے کی نوبت نہ آئے اور خود حکومت کو بھی پریشانی نہ ہو۔

عالم اسلام کے احتجاج کی مختصر جھلکیاں

سب سے پہلے مئی 2002 میں کتاب کے غیر اسلامی اور غلط مندرجات عوام کے سامنے آنے پر نوربخشی مرکز خپلو میں سینکڑوں لوگوں نے قرارداد مذمت پاس کی ساتھ ہی تمام مساجد اور خانقاہوں میں علماء کرام نے اپنے خطبوں میں کتاب کی مذمت کی۔

اس کے بعد جون 2002 کے اوائل میں سکردو میں قرارداد مذمت منظور کی گئی اور علماء نے جمعہ کے خطبوں میں مسلسل قرآن کی عظمت و فضیلت بیان کئے اور کتاب سیرۃ معصومین کی بھرپور مذمت کی۔

اس دوران 14 جون کو ناردرن ایریاز کی انتظامیہ نے متنازعہ کتاب سیرۃ معصومین پر پابندی لگانے، اس کو ضبط کرنے اور خود شیخ سکندر کے خلاف آبائی ضلع میں کیس دائر کرنے کا حکم جاری کیا۔ اور 17 جون 2002 کو وفاقی حکومت سے کہا گیا کہ وہ ملکی سطح پر اس مسئلے کو حل کریں۔

16 جون 2002 کو سکردو میں علمائے نوربخشیہ نے دن بھر کی غور و خوض کے بعد شرعی فتویٰ صادر کر کے شیخ سکندر کو ملحدانہ اور باطل عقائد و نظریات کے پرچار کرنے کی بناء پر ملحد و زندیق قرار دیا اور حکومت پر واجب قرار دیا کہ وہ مذکورہ کتاب اور ناشر ادارۃ الصفا جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ہست (رجسٹرڈ) کراچی پر پابندی عائد کرتے ہوئے کتاب کو ضبط کریں۔

19 جون کو تھانہ کھرکس میں دفعہ 295-A کے تحت مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام کے تحت شیخ سکندر کے خلاف ایف آئی آر درج کیا گیا۔ لیکن بعض لوگوں نے ملی بھگت کر کے ان کو راتوں رات سلترو سے بھگا کر سکردو پہنچایا۔ اور وہ سکردو میں روپوش ہو گیا۔

22 جون کو بعض سازشی اور با اثر افراد کے دباؤ کی بناء پر شیخ سکندر کے خلاف کیس کو واپس لیا گیا تاہم کتاب پر پابندی اور ضبطی کا حکم بدستور نافذ العمل ہے۔

12 جولائی کو خپلو کے تاریخی جامع مسجد چقچن میں عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پورے خپلو سے ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی اس جلسہ عام میں پہلی مرتبہ کھل کر شیخ سکندر کو گرفتار کر کے سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا اور گانچھے انتظامیہ کے جانبدارانہ اور منفی کردار پر سخت تنقید کی گئی اور ڈی سی اور ایس پی گانچھے کے خلاف سخت مذمتی نعرے لگائے گئے۔ ☆☆نشر و اشاعت☆☆

﴿انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو بلتستان﴾

بقیہ: قارئین کے خطوط

کیا گیا۔ اور کتاب کے مندرجات اور شیخ سکندر سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا۔ یہ دونوں قراردادیں مئی کے مہینے میں پاس کیا گیا۔ اسی دوران خطباء کرام نے بھی عظمت قرآن پر مفصل روشنی ڈالی۔

مورخہ ۲۸ جون ۲۰۰۲ء کو چیئر مین دیہی کونسل سرمیک حاجی حسن صاحب نے بعد از نماز جمعہ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ سرمیک میں ایک مذمتی قرارداد پیش کیا۔ اور علمائے صوفیہ نوربخشیہ کے فتوے کا مکمل حمایت کیا۔ اس قرارداد کی تمام نمازیوں نے پرزور تائید کی۔ اور اس دن تمام پیش امام حضرات، دانشور، سرکردگان، اور طلباء اور زعماء نے اسی قرارداد پر دستخط بھی کئے۔

رپورٹ: محمد الیاس، پریس سیکریٹری،
شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک

تصوف

☆☆ سلاسل تصوف اور سلسلۂ نوربخشیہ ☆☆

مجاہد حسین کاوش

سلسلۂ صوفیہ نوربخشیہ، سہروردیہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ کے مانند سلاسل تصوف میں سے ایک سلسلہ ہے۔ اسے جامع السلاسل، ام السلاسل اور سلسلۂ ذہب بھی لکھا گیا ہے۔ تاریخ اسلام کی شواہد کے مطابق مختلف ادوار میں اسے معروفیہ، جنیدیہ، سہروردیہ، کبرویہ، کے ناموں سے بھی پکارا جاتا رہا ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کے معنوی جانشین حضرت سید محمد نوربخشؒ کے بعد سے کبرویہ کی بجائے نوربخشیہ کا نام رائج ہوا۔ حضرت معروف کرخیؒ، حضرت سری سقطیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت ابوعثمان مغربیؒ، حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ، حضرت احمد غزالیؒ، حضرت ابونجیب سہروردیؒ، حضرت نجم الدین کبریٰؒ، حضرت علاؤ الدولہ سمنانیؒ، حضرت سید علی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدانؒ اور حضرت سید محمد نوربخشؒ جیسے جلیل القدر صوفیاء کرام اسی سلسلے کے بزرگان دین میں سے ہیں۔ یہ لوگ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے عمل وریاضت کو اپنا شعار بنایا۔ اور اپنے پاکیزہ قول وکردار سے انسانی معاشرے میں روحانیت کی ایسی سماں پیدا کیں کہ جن کے ثمرات قیامت تک نسل انسانی کو ملتی رہیں گے۔ انہی روشن پہلو کی بنا پر مورخین نے صوفیاء کرام کو ایسے اطباء اور مسیحا قرار دیا ہے جو اپنے حسن عمل سے انسانوں کی روحانی بیماریوں، شقاوتوں اور بدبختیوں کا علاج کرتے ہیں۔

انسانی معاشرے کی اصلاح وتعمیر میں سلاسل تصوف کا بڑا کردار رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب گوشہ ہائے ارض میں ارتقاء و ارتقاء انسانی کی خاطر سلاسل تصوف کی سرگرمیاں بام عروج کو پہنچ پائی تھیں۔ ایک طرف ذلت وپستی کا دور دورہ تھا۔ تو دوسری طرف ان کے سد باب اور مزاحمت میں برسرپیکار سلاسل تصوف کا سنہرا دور بھی تھا۔ ان دنوں جب عالم بشریت سرگرداں وپریشان تھی۔ کوئی تنظیم ایسی نہیں تھی جو معاشرتی اور تمدنی اداروں کی تعمیر نو کا فریضہ سرانجام دے سکے۔ یہ صوفی سلسلے ہی تھے جو ہر دور میں عظیم افراتفری اور انتشار میں امن وآشتی کی فضا کو بحال کرنے میں کامیاب ہوئے۔

برصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے بزرگ حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ اور سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت مجدد الف ثانیؒ، سلسلہ سہروردیہ کے بزرگ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ اور سلسلہ قلندریہ کے بزرگ حضرت لال شہباز قلندرؒ کی خدمات کے تذکرے لامتناہی اور قابل صد تحسین ہیں۔

ہمارا مسلک تصوف ہے۔ جس تصوف کے ہم سالک ہیں یہ جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی طرح محیر العقول شعبدے دکھانے والوں کا علم نہیں بلکہ حقیقت تک جستجو کرنے والے تسخیر کائنات کے جویاء اور نفس امارہ کے خلاف جہد مسلسل پر یقین رکھنے والے مردان حر کا ہنر ہے۔ ان جوانمردوں کے ہاتھ میں جہاں مادی دنیا کے کل نظاموں کی باگ ڈور ہونا ضروری ہے وہاں اقلیم روحانی میں بھی انہی کا سکہ چلنا چاہیے۔

وقت ہے فیض تصوف دہر میں کرنے کا عام
نوجوانو! کیوں نہیں کرتے ہو ریاضت صبح و شام
صوفیہ کا بس ہوا کرتا ہے ذکر و فکر کام
صوفیوں کا تم بھی اب دنیا میں پھیلاؤ نظام (راسخ)

امام العارفین غوث المتاخرین حضرت سید محمد نوربخشؒ کی نظر میں تصوف واحد دین الٰہی ہے۔ جو کہ انسانی زندگی کو نجات اخروی کی طرف ضمانت دیتا ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک تصوف اور اسلام ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام اور تصوف ایک دوسرے کے لئے جزء لاینفک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ تصوف کو اسلام کے آئینے میں دیکھیں تو! ورنہ نام کا تصوف دنیا میں اسلام تو چھوڑیے دوسرے مذاہب کے بھی تصوف کے دعویدار بلند وبانگ دعوے کرتے ہوئے اپنے آپ کو صوفی منش تصور کرتے ہیں اور حقیقت میں تصوف سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حقیقی تصوف وہی ہے۔ جو خدا سے ملنے اور اسے پانے کی شدید آرزو کا نام ہے جو دین اسلام کی اصل روح ہے۔ جو انسان کو اپنے مقصد حقیقی و مطلوب اصلی سے لو لگائے رکھنے پر آمادہ رکھتا ہے۔ اس طرح نہ صرف اس کے ظاہر کو مسلمان بناتا ہے بلکہ دل ونگاہ کو بھی سچا مسلمان بناتا ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کی روحانی اسیر درویش لاہوری نے اس بارے میں کیا خوب کہا ہے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

دل ونگاہ حواس انسانی کا مرکز ہے۔ دل ونگاہ کی مسلمانی پاکیزہ عقیدہ وعمل پر ثابت قدمی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی بنا پر غوث العالم حضرت سید محمد نوربخشؒ فرقہ بندی کی سبب بننے والی امتیازی خصوصیتوں کی بجائے مسلمہ عقیدہ وعمل کی پاکیزگی اور ثابت قدمی کے قائل تھے۔ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر صوفی تھے۔ اسی ناطے آپ کی آفاقی تعلیمات میں صوفیانہ وسعت نظری کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔ صوفیاء کرام کی تعلیمات کا روشن پہلو یہی ہے۔ کہ ان کی تعلیمات میں پائی جانے والی وسعت نظری اور ہمہ گیری دین فطرت کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔ اور ان کی تعلیمات میں فطرت انسانی کیلئے مکمل جاذبیت اور فطری ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

حضرت سید محمد نوربخشؒ وہ نابغۂ روزگار ہستی تھے جن کی ذات بابرکت میں آفاقی فکر و عمل کی جملہ قائدانہ اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ اولا فی الفروع ثانیا فی الاصول

درج بالا عبارت سے آپ کی روحانی و معنوی منزلت اور اس کی شایان شان ارادۂ مصمم آشکار ہوتا ہے۔ اتحاد امت اور رفع اختلاف کی راہ میں انسانی بساط بھی پیش نظر تھے اور ساتھ ہی حتی المقدور پیش بندی بھی کرنا چاہ رہے ہیں، آپ فرماتے ہیں۔

وابین الشریعۃ المحمدیۃ کما کانت فی زمانہ

اس طرح تبلیغ اسلام کے مقصد میں آپ اپنے پیش رو مرشد روحانی حضرت شاہ ہمدانؒ کی طرح کمربستہ نظر آتے ہیں۔ میر سید علی ہمدانیؒ جن کی ارض کشمیر و بلتستان میں اسلامی خدمات سے کون چشم پوشی کر سکتا ہے۔ برصغیر کی تاریخ میں سلسلۂ نوربخشیہ کی اس مرد عظیم کا کردار تعریف کے محتاج نہیں۔ ہم انہیں بجا طور پر چند اولوالعزم اولیاء کے زمرے میں شمار کر سکتے ہیں۔ حضرت سید محمد نوربخشؒ کی تعلیمات انہی بزرگ کے تسلسل میں تھیں۔ جس طرح آپ کے پیش رو نے دنیا کے طول و عرض میں تین مرتبہ سیاحت کی

اسی آپ نے بھی کٹھن مراحل میں عالمگیریت اور جامعیت کے مشن کو جاری وساری رکھا۔ آج امام نوربخشؒ ہم میں نہیں مگر ان کے زندہ جاوید تعلیمات تو موجود ہیں ۔ اس صورت میں ان کے پیروکار لوگ ہی ان کے مشن کے وارث اور جانشین قرار پاتے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ ہر فرد نوربخشی اپنی فکری طاقت کو تاہ بینی سے وسعت نظری اور محدود سوچ سے احوط سوچ میں ڈھالنے میں صرف کرے۔

شاہ سید محمد نوربخشؒ نے دعوت اتحاد والے اس مشن کو کسی خاص قبیلہ یا قوم یا کسی خاص مسلک یا خطے تک محدود رکھنے کیلئے سوچا نہیں تھا۔ بلکہ آفاقی سطح پر اطراف واکناف عالم میں تشہیر کرنے کو فرما گئے تھے ۔ نہ صرف دعوت وحدت دینا تھا بلکہ اصولی وفروعی اختلافات رفع کرنے والی تحریک کو پوری دنیا میں عملی طور پر رائج ونافذ کرنا بھی مقصود تھا۔ اسی مقصد کی خاطر آپ نے مصر، ماوراء النھر، بحر آباد، بغداد، شیراز، خراساں، صولغان، ہمدان، گیلان، کردستان، کشمیر، شام وہند کی تقاضین ملتان دکن میں شریعت وطریقت کے جملہ اصناف میں ماہر وکامل اپنے خلفاء دعوت وارشاد پر مامور کئے تھے۔ تاہم حوادثات وتغیرات زمانہ آڑے آنے کی بنا پر رفع اختلاف اور اتحاد بین المسلمین کی دیرینہ آرزو پوری نہ ہوسکی۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کا یہ عظیم مشن محدود سے محدود تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس کی حدود اربعہ کشمیر وبلتستان تک رہ گئی۔

آج سید محمد نوربخشؒ کے اتحاد بین المسلمین والی مشن صفحہ ہستی پر مؤثر اور مستحکم صورت میں نہ سہی مگر ان کی آفاقی تعلیمات میں ہماری دینی دنیا اور آخرت تینوں کی اصلاح وفلاح ضرور موجود ہے۔ صرف سلسلۂ صوفیہ نوربخشیہ کیلئے ہی نہیں بلکہ پورے عالم کیلئے ہے۔ وکافۃ اھل العالم کہ میری تعلیمات پورے عالم کیلئے کافی ہے۔ یعنی جملہ مذاہب اسلامیہ بھی فقہ الاحوط سے استفادہ لے سکتے ہیں۔

آج ہم آفاقیت کی ضرورت کو عام انسانوں کے تناظر میں دیکھتے ہیں کہ زندگی میں بار بار ایسے مواقع آتے ہیں جب آدمی کو قریبی حالات سے اوپر اٹھ کر فیصلہ کرلینا پڑتا ہے۔ جب تنگ نظری کی بجائے وسعت نظری کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوتاہ بینی کی جگہ دور بینی کا ثبوت دینا ہوتا ہے۔ جب عالی حوصلگی کی ضرورت ہوتی کہ آدمی چھوٹے مقاصد کو نظر انداز کرکے بڑے مقاصد کے لئے آگے بڑھ جائے۔ ایک سچا مومن ایسے مواقع پر سب سے بہتر پوزیشن میں ہوتا ہے۔

شمالی علاقوں کے عوام کو آج اسی عالی حوصلگی کے ساتھ وجہ افتراق میں الجھنے کی بجائے اسلامی شعاروں کے تحفظ اور بقا کی خاطر اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ آج سرعام اسلامی ... اہل ایمان کو للکارا گیا ہے۔ ایسے موقع پر آفاقی مزاج اپنانے کی ضرورت ہے۔ آفاقی مزاج سے اس کی ہمیشہ اعلیٰ مقاصد پر ہوتی ہے۔ اور جس انسان کی نظر اعلیٰ مقاصد پر ہو وہ کبھی چھوٹی باتوں میں الجھ کر اپنا راستہ کھوتا نہیں کرسکتا۔ ہم میں چھوٹے چھوٹے اختلافات تو ضرور ہیں لیکن جب بات اسلام کی آتی ہے تو تمام تر افتراق اور اختلافات کو پس پشت رکھ کے تحفظ اسلام کی خاطر آگے بڑھنا چاہئے۔

سلسلۂ نوربخشیہ سلاسل تصوف میں سے ایک درخشاں ستارہ ہے اس کی وقار صرف اسی صورت میں بحال کیا جاسکتا ہے کہ ہمارا گفتار و کردار اسلامی آفاقیت کا مظہر ومصداق نظر آرہا ہو۔

دلوں میں ولولے آفاق گیری کے نہیں اٹھتے
نگاہوں میں اگر پیدا نہ ہو انداز آفاقی

نکات دانش

☆☆ پیر سیّد نواز حسین یحیوی کا تاریخی انٹرویو ☆☆

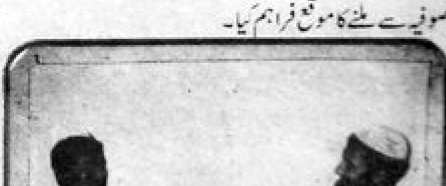
ڈاکٹر ایم اے شاہد

گذشتہ دنوں الحاج سید نواز حسین یحیوی صاحب میر واعظ صوفیہ نوربخشیہ شگر بلتستان، DDO کی ٹریننگ کے سلسلے میں اسلام آباد تشریف لائے تو ادارہ نوائے صوفیہ کے نمائندوں نے آپ سے ملاقات کی اور موجودہ مذہبی صورت حال پر تفصیل سے گفتگو کی۔ انٹرویو کی روداد پیش خدمت ہے۔

سوال:۔ شاہ صاحب ہم آپ سے آپ کے تعلیمی پس منظر کے سلسلے میں جاننا چاہیں گے کیونکہ آپ بیک وقت ایک اہم سرکاری عہدہ پر فائز ہیں ساتھ ہی علاقہ شگر کے مذہبی رہبر و رہنما بھی ہیں۔

جواب:۔ میں سب سے پہلے آپ لوگوں کا شکر گذار ہوں کہ آپ لوگوں نے نوائے صوفیہ کی وساطت سے قارئین نوائے صوفیہ سے ملنے کا موقع فراہم کیا۔

میرا تعلق گلاب پور شگر سے ہے۔ پیران طریقت حضرت میر یحیٰیؒ نے گلاب پور شگر میں ۱۱۱۷ھ میں خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کی بنیاد ڈالی اور اپنے ہونہار فرزند ارجمند حضرت میر فخر الدین صاحب کو بحیثیت پیر گلاب پور شگر میں آباد کیا اس وقت سے لے کر اب تک ہماری خاندان کے بزرگ مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو میں نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول گلاب پور شگر سے حاصل کی میرے قبلہ والد صاحب کی خواہش تھی کہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کا خادم بنوں۔ لہذا میں ۱۹۷۹ء میں کراچی روانہ ہوا اور دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے سند فراغت حاصل کی۔ سیکنڈری بورڈ کراچی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ تنظیم المدارس العالیہ کا بھی امتحان اعزازی نمبروں سے پاس کیا اور قرأت کے شعبہ میں بھی سند حاصل کی اور صوبائی سطح پر



پیر سید نواز حسین یحیوی صاحب ڈاکٹر ایم شاہد کو انٹرویو دیتے ہوئے



پیر سید نواز حسین یحیوی صاحب نمائندہ نوائے صوفیہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

مقابلہ حسن قرأت میں حصہ لے کر تعریفی سند حاصل کی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ میں نے مروجہ تعلیم کو بھی جاری رکھا اللہ کا شکر ہے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اور بی ایڈ کی ڈگریاں اعزازی نمبروں کے ساتھ حاصل کیں۔ اس وقت گورنمنٹ ہائی اسکول گلاب پور میں گریڈ ۱۷ کے پوسٹ پر اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ نیز سلسلۃ الذھب کے بزرگان دین کی تعلیمات کی روشنی میں اعتکاف نشینی کی عظیم روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اعتکاف نشینوں کی قیادت کرتا ہوں۔

جو میرے لئے بہت اعزاز ہے۔

سوال:۔ صوفی ازم میں خانقاہی نظام یعنی اعتکاف نشینی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور ماضی میں ہمارے بزرگان دین اس روحانی عبادت سے مستفید ہوتے رہے ہیں جس کا ثبوت خانقاہوں میں چلہ خانے ہیں مگر ہمارے بعض علماء کرام اس عبادت سے گریز کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپ کے خاندان کے بزرگان نے اعتکاف نشینی کی تھی؟

جواب:۔ معاشرہ میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور بعض لوگ نیک عمل کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ خاص کر اعتکاف نشینی اور تسبیح پڑھنا مشکل سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سکون حاصل ہوتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

یہ قرآن مجید کی آیت ہے اگر علماء اور دیگر لوگ اس آیت پر یقین رکھتے ہیں تو ذکر اور فکر کر کے دیکھیں تو یقین آجائے گا مگر یہ لوگ مخالفت برائے مخالفت کے تحت نیک عمل میں بھی مخالفت کرتے ہیں یہ اپنی عاقبت خراب کرنے والی بات ہے۔ شگر میں حضرت میر یحییٰؒ کی تعمیر کردہ خانقاہ میں اعتکاف کے لئے 17 حجرے اس مقصد کیلئے تعمیر کئے گئے ہیں۔ یہاں وقتاً فوقتاً اعتکاف نشینی ہوتی رہی ہے۔ میرے والد محترم کا تعلق حضرت میر یحییٰ پیر طریقت شگر کی اولاد سے ہے۔ اور میرے والدہ محترمہ کا تعلق حضرت میر مختار اخیار پیر طریقت کریس کی اولاد سے ہے۔ میرے محترم نانا سید محمد صاحب بھی اپنے پیش رو بزرگان دین کی طرح اعتکاف کی محفل کو رونق بخشتے رہے ہیں اس وقت موصوف کی عمر ۱۰۰ سال سے زائد ہے۔

سوال:۔ سلسلہ حضرت میر یحییٰ کے آپ وارث ہیں کیا آپ کے نانا کی طرف سے بھی آپ کو اجازت حاصل ہے؟

جواب:۔ الحمدللہ اہل شگر کے لئے یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ خاکسار سلسلہ یحیوی اور سلسلہ مختاری دونوں کا حسین امتزاج ہے۔ میرے نانا کے علاوہ میرے سسر پیر سید ابراہیم وزیر پور نے بھی مجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔

سوال:۔ آپ کے ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ بلتستان میں بیک وقت کئی پیر تھے؟

جواب:۔ جی ہاں دعوات صوفیہ کی قلمی نسخہ جات گواہ ہیں کہ بلتستان میں بیک وقت کئی پیر تھے۔ اہل شگر حضرت میر یحییٰ، اہل کریس اور مضافات حضرت میر مختارؒ اور اہل سرمیک و مضافات حضرت میر علی رضا سے کسب فیض حاصل کرتے تھے۔ اور ان علاقوں کے سلسلے مین بھی انہی بزرگ ہستیوں کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

سوال:۔ مسلک نوربخشیہ کے ماضی اور حال کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب:۔ جب تک لوگ اپنے بزرگان سلف کی تعلیمات پر عمل

بیدار ہے دنیا کی کوئی طاقت ان کو زیر نہ کر سکی لیکن جب لوگ مادہ پرست بن گئے اور اسلاف کی تعلیمات سے روگردانی کرنے لگے تو یہی ان کے لئے زوال کا سبب بن گئی۔ نشاۃ ثانیہ کے لئے ضروری ہے کہ بزرگان سلف کی تعلیمات پر من وعن عمل کریں اور مفاد پرستی اور دولت پن کو ترک کریں تو تمام مسائل خود بخود حل ہوتے جائیں گے۔

سوال:۔ مسلک نوربخشیہ کے دینی معاملات حل کرنے کے لئے علماء کا ایک پینل تشکیل دیا گیا تھا مگر اس کونسل کو نہ کوئی کام سونپا گیا اور نہ ہی آج تک اس کا کوئی اجلاس ہوا۔ اس سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب:۔ چونکہ علماء کے پینل میں ان علماء کو شامل کیا گیا تھا جن میں سے بعض علماء خود فریق تھے۔ صلح بلغار کے بعد جن جن علماء کرام کے نام تجویز کئے گئے تھے ان کو خطرہ کی گھنٹی تصور کرتے ہوئے ڈراپ کیا گیا اس طرح یہ پینل تمام صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر کا نمائندہ پینل نہیں رہا۔ اس طرح یہ پینل جلد ہی کوئی اقدام کرنے سے قبل ہی ناکام اور متنازعہ بن گا۔ اس کے علاوہ اصل وجہ علماء کے پینل کے دو جید علماء کو پیر صاحب نے بدنیتی سے غیر نوربخشیہ قرار دیا۔ جبکہ ایک ممبر شیخ سکندر توہین قرآن کی وجہ سے علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے فتوئی کے زد میں آگئے۔ ایک ممبر نے فریق ہمدانیہ سے لاتعلقی ظاہر نہ کرنے کی وجہ سے اس کی حیثیت بھی مشکوک ہوگئی تو باقی رہ کیا گیا؟

سوال:۔ معاہدہ بلغار کے بعد گروہ بندی پہلے سے زیادہ نظر آنے لگی ہے اور معاہدہ پر عمل درآمد کے آثار بھی کم دکھائی دیتی ہے اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔

جواب:۔ معاہدہ بلغار پر عمل درآمد دراصل ثالثین کی ذمہ داری تھی مگر ایک ثالث نے عمل درآمد کرانے کے بجائے نوربخشی جید علماء کے خلاف بدنیتی سے براہین قاطعہ نامی ایک کتاب میں سید محمد شاہ نورانی کریس سے منسوب ایک فتوئی صادر کیا جس کے رو سے تمام مستند اور فاضل نوربخشی علماء کرام کو غیر نوربخشی قرار دیئے اس کے علاوہ شیخ سکندر کے زیر نگرانی شائع ہونے والے ایک رسالہ تبیان نوربخشیہ کراچی نے مسلسل معاہدہ بلغار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بے سروپا تبصرے اور بیان شائع کرتے رہے جو معاہدہ کی ناکامی کا سبب بنی اور گروہ بندی نے زور پکڑ لیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی رو سے آئندہ کے لئے صوفیہ نوربخشیہ لکھنے اور بولنے کا معاہدہ ہو چکا تھا تا کہ گروپ بندی مکمل طور پر ختم ہو جائے مگر مفاد پرست عناصر اس پر قائم نہ رہ سکے۔

سوال:۔ عوام گروہ بندی سے تنگ آچکے ہیں لیکن علماء اور سادات گروہ بندی کو مزید ہوا دے رہے ہیں آخر بنے گا کیا؟

جواب:۔ قبل ازیں عرض کر چکا ہوں کہ ملت کے اتحاد کا واحد راستہ ماسلف بزرگان طریقت کی تعلیمات کی پیروی میں ہے بزرگان سلف کی کتابوں پر عمل پیرا ہو کر ایک مرتبہ پھر ایک جھنڈے تلے جمع ہو سکتے ہیں اور معاہدہ بلغار اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ مگر اقرار لسان کرنے کے بعد اس پر عمل جتن نہیں کیا بلکہ گروہ بندی کی سرپرستی کرتے رہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ گھر کے ہر فرد کو ایک نظر سے دیکھتے اور سرپرست کی حیثیت سے آگے بڑھتے مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ خود فریق بن کر گروہ بندی کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ تو دوسرے لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ عوام اس صورتحال سے مایوس ہوگئے ہیں مگر خود غرض علماء اپنے رویے پر نظر ثانی کے لئے تیار نہیں

ہیں بلکہ مفاد پرستی میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ انہیں اللہ کی لاٹھی ہی سمجھا سکتی ہے۔

سوال:۔ گذشتہ دنوں شیخ سکندر کی کتاب سیرۃ معصومین میں قرآن مجید کے متعلق جو بیان شائع ہوا ہے اس پر علماء کا فتویٰ کس حد تک درست ہے؟

جواب:۔ کتاب سیرۃ معصومین مصنف شیخ سکندر نے نوربخشی روپ میں اسلامی تعلیمات سے متصادم عبارات میں توہین قرآن اور قرآن مجید پر شکوک وشبہات پیدا کرنے والے بیان کی وجہ سے علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے فتویٰ کا باعث بنا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر قرآن مجید پر موجودہ نازک دور میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا یہ ہمارے کسی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اگر تاریخ قرآن کا ذکر کرنا مقصود تھا تو تمام تاریخی واقعات کا ذکر کرتے مگر ایسا نہیں کیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ ہے جس کا مقصد مسلک نوربخشیہ کے خلاف شمالی عوام کو بھڑکانا اور دوسرے فرقوں کے فتویٰ کی زد میں لاکر نوربخشیوں کو اقلیت میں تبدیل کروانا تھا۔ تاکہ نوربخشی عوام دلبرداشتہ ہوکر رائیٹ ٹرن کر جائیں۔ موصوف کے غیر ذمہ دارانہ بیان پر علماء نے تعزیرات پاکستان کے تحت کاروائی کرنے کی اپیل کی تھی۔ بلتستان کے دو ضلعوں کے علما صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کا فتویٰ حتمی ہے۔ کیونکہ شیخ سکندر اپنے عقائد پر اب بھی قائم ہے اس بارے میں کسی کو رعایت دینے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ یہ قرآن کا معاملہ ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے لاء اینڈ آرڈر پر قابو کرنے کے لئے صلح کے نام سے مطمئن کیا ہے۔ حالانکہ یہ قابل صلح سرے سے ہی نہیں۔ تاہم علماء فیصلے پر عملدرآمد کرانے میں بے بس ہیں۔ صلح ذاتی معاملات یا معمولی باتوں پر کی جاتی ہے لیکن جب بات قرآن کی صحت، عقیدہ ختم نبوت اور دین اسلام کی تکمیل پر آجاتی ہے تو شرعی طور پر معاملہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ قرآن کے بارے میں معمولی سا شک وشبہ پیدا کرنے کی کوشش قابل مذمت ہے۔ اس پر تمام عالم اسلام کا مکمل یقین اور ایمان ہے۔

سوال:۔ سیرۃ معصومین مصنف شیخ سکندر کے متعلق عالم اسلام کے دیگر فرقوں کا کیا ردعمل ہے؟

جواب:۔ دیگر فرقوں کے علماء اور عوام نے بھی احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلے میں روزنامہ مشرق، روزنامہ اساس، روزنامہ جسارت، خبریں ہفت روزہ سیاچن، ضرب مومن، تکبیر وغیرہ اخباروں میں مختلف مکاتب کے علماء کی طرف سے مذمتی بیانات شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی میں جلسیں اور جلسہ اور شمالی علاقہ جات کے کوہستان میں جلوس نکالا گیا تھا۔ یہ سارے واقعات توہین قرآن کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہیں ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ مگر قرآن پاک کے بارے میں ان کی بدنیتی اپنی جگہ برقرار ہے۔ اور اب بھی بلند وبانگ دعویٰ کر رہے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتے ہیں۔



کراچی کے صوفیہ نوربخشیہ کے طالبعلموں کا ایک وفد بادشاہی مسجد کے مطالعاتی دورہ پر

فقہی مسائل (شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

☆☆آپ کے مسائل اوران کا حل☆☆

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے اور عوام الناس کے حق میں مفید ترین سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ سوال بھیجنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنا پورا پتہ لکھدیا کریں۔ گمنام سوال کنندہ کے سوال کا جواب شائع نہیں کیا جا سکے گا۔ اگر کوئی سوال ایسا بھی ہو جس کا جواب رسالے میں شائع کرنا مناسب نہ ہو تو ایسے سائل کو چاہیے کہ وہ جوابی لفافہ ارسال کریں۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے

﴿سوالات﴾

سوال نمبرا۔ مسجد میں نماز کی اجتماعی ادائیگی ہو رہی ہو اور باہر سے ایک آدمی مسجد میں داخل ہو کر نمازگزاروں کو سلام کرتا ہے تو ایسے میں سلام کا جواب دینا کس طرح ہوگا۔؟

سوال نمبر۲۔ نماز جمعہ میں امام سے قنوت کا پڑھنا بھولے سے رہ جائے تو اس سے نماز جمعہ میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔؟

سوال نمبر۳۔ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی توبہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

سائل فدا احمد کھوکھر کوئی حال مقیم منگھوپیر، کراچی

﴿جوابات﴾

جواب نمبرا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایسی صورت میں حالت نماز میں سلام کا جواب دینا شرعا درست نہیں ہوگا۔ یہاں پر جواب سلام میں سلام پھیرنے تک تاخیر کی گنجائش ہے۔ سلام پھیر کر صرف ایک مقتدی اس کے سلام کا جواب دیدے تو کافی ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ اجتماعی ادائیگی کے دوران باہر سے آنے والا ان کو سلام نہ کرے۔

جواب نمبر۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اگر قنوت کا پڑھنا بھول جائے اور رکوع کر بیٹھیں تو رکوع کے بعد حالت اعتدال میں سمعلہ کے بعد بھی قنوت کا پڑھنا شرعا روا ہے۔ اگر ایسا بھی نہ ہو سکا ہو تو نماز جمعہ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی بلکہ نماز جمعہ شرعا درست قرار پائے گی البتہ قنوت پڑھنے کے ثواب سے محروی ہوگی۔ قنوت کا پڑھنا چونکہ ایک مسنون عمل ہے جو کسی مسنون عمل میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا بھی مسنون ہے۔ لہذا امام سہو کے دو سجدے مسنون طور پر بجالائے اور ماموم حضرات بھی امام کی تابعداری کرے۔ اگر بالفرض سہو کے دو سجدے مسنون طور پر بجالانے کی زحمت گوارا نہ ہوئی تو بھی نماز کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا بلکہ صرف ایک ثواب سے محروم رہیں گے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

جواب نمبر۳: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایک گناہگار گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کسی موقع پر اس سے پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ وہ دوبارہ توبہ کرتا ہے۔ چند دنوں کے بعد موقع پا کر وہ پھر گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ گویا بار بار وہ توبہ کرتا ہے۔ اور ہر بار اس کی توبہ (بقیہ۔ صفحہ نمبر ۱۱ پر)

اخبار التصوف

☆☆ دنیائے تصوف کی خبریں ☆☆

مجاہد حسین کاوش

طلباءِ مدرسہ شاہ ہمدان کا مطالعاتی دورہ:

مورخہ ۱۴ جون ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک مدرسہ شاہ ہمدانؒ کے اساتذہ مولانا ذاکر حسین حیدری، مولانا بشارت حسین اور مولانا غلام علی معروف اور مدرسہ کے معاون حاجی محمد حسین درویش صاحب اور مولانا عارف حسین مولانا محمد حسن تھلے اور مدرسہ کے خادم وزیر علی حسین سرمیکی کی معیت میں طلباء مدرسہ شاہ ہمدان مطالعاتی دورہ پر روانہ ہوگئے۔ یہ روحانی قافلہ 80 نفوس پر مشتمل تھا۔ اور چار گاڑیوں میں سوار تھے۔ تصوف کا یہ قافلہ صبح کی نماز کے بعد حمد خدا، نعت رسولؐ، مدح آئمہ اور بزرگان تصوف کی شان میں منقبت کے نغمے گنگناتا ہوا سکردو سیٹلائٹ ٹاؤن سے روانہ ہوا۔ ٹھیک سات بجے علاقہ سرمیک میں داخل ہوئے۔ وہاں کے لوگوں نے طلباء کرام کا پرتپاک استقبال کیا۔ اہلیان سرمیک نے ناشتہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر تصوف کا یہ قافلہ حضرت میر علی رضاؒ کے آستانہ پر حاضری دینے گئے۔ آستانہ شریف میں فاتحہ خوانی کی گئی۔ نیز اسلام کی بقاء، پاکستان کی سالمیت اور مذہب حقہ کی ترقی کیلئے خصوصی دعائیں ہوئیں۔ طلباء نو تعمیر شدہ خانقاہ سرمیک بھی دیکھنے گئے۔ بعد ازاں تصوف کا یہ کارواں سرمیک سے گانگچھے کی طرف روانہ ہوا۔ کمہ براہ پہنچتے ہی اہلیان کمہ براہ نے خوش آمدید کہا۔ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کمہ براہ کی زیارت کی۔ اس موقع پر کمہ براہ والوں نے فروٹ وغیرہ سے خاطر تواضع کی۔

وہاں سے فارغ ہو کر جب یہ قافلہ کونگما براہ پہنچے تو وہاں کے عوام نے بھی والہانہ استقبال کیا۔ طلباء نے خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کی زیارت بھی کی۔ اہلیان براہ نے معزز مہمانوں کی



مدرسہ شاہ ہمدان کے طلباء کا حضرت الحاج فقیر محمد ابراہیم کے ساتھ گروپ فوٹو



اساتذہ و طلباء مدرسہ شاہ ہمدان سکردو بزرگ کو ڈوا کے آستانہ عالیہ پر

خدمت میں چائے اور شہتوت وغیرہ پیش کئے۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد تصوف کا یہ قافلہ پرجوش نعروں کی گونج میں آگے روانہ ہوا۔ دن کے ۱۲ بجے کے قریب طلباء کا وفد میدان ریاضت کے مجاہد کبیر الحاج حضرت فقیر محمد ابراہیم دامت برکاتہ العالیہ عرف بوافقیر کے دربار میں حاضری دے رہے تھے۔ قبلہ بوافقیر کی طرف سے ظہرانہ دی گئی۔ ظہرانے کے بعد خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ چلو میں نماز جمعہ ادا کی گئی اور ساتھ میں واقع بواعون مرحوم کے آستانہ پر فاتحہ خوانی پڑھی۔ پھر وہاں سے تاریخی جامع مسجد چقچن کی زیارت کیلئے روانہ ہوا۔ تاریخی مسجد کی زیارت کے بعد محلہ ڈنس میں مدرسہ حذا کے طالب علم نورحسن کے گھر میں چائے کی ضیافت تھی۔ وہاں سے فارغ ہونے بعد نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ، نعرۂ حیدری یاعلی، اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، علماء تصوف زندہ باد، زعماء تصوف زندہ باد، حامیان تصوف زندہ باد، کاروان تصوف زندہ باد۔ ہم کاروان نور ہیں۔ ہم ظلمتوں سے دور ہیں۔ نوربخش کا کاروان سدا رہے رواں دواں۔ کے نعروں سے گونجتے ہوئے یہ کاروان تصوف بازار چلو سے گزرتا ہوا یوچنگ، وہاں سے سرموں پل کراس کر کے محلہ غازی تھنگ سے ہوتا ہوا سید حابو محمد عرف بوادوا مرحوم کی آستانہ کی طرف روانہ ہوا۔ ٹھیک پانچ بجے ذی مرتبت بزرگ کے آستانہ عالیہ پر پہنچے۔ مسجد بوادوا میں عصر کی نماز باجماعت پڑھی گئی۔ نماز و تعقیبات سے فراغت کے بعد بوا مرحوم کے آستانہ پر فاتحہ خوانی اور دعائیں مانگی گئیں۔ پاکستان کی سالمیت، اسلام کی بقاء، افواج پاکستان کی استحکام، تصوف کی ترقی اور مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی ترویج کیلئے اجتماعی خصوصی دعائیں ہوئیں۔ اور تبرکات تقسیم کی گئیں۔ کاروں ایک بار پھر چلو کی سمت روانہ ہوا۔ واپسی پر یوچنگ والوں نے چائے کا اہتمام کیا تھا۔

چائے کے بعد سلینگ پل پار کر کے سلنگ سے ہوتا ہوا کھرکو پہنچے۔ اہلیان کھرکو نے محلہ گربونگ کے مدرسہ نصرت الاسلام میں عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ اساتذہ و طلباء مدرسہ شاہ ہمدان جب مغرب کی نماز کے بعد وہاں پہنچے تو کھرکو کے نامور حضرات جناب سید محمد میر واعظ، مولانا محمد ابراہیم، فدا حسین زیدی اور چیئرمین عبدالکریم صاحب نے جملہ احباب کے ساتھ اس قافلہ کا والہانہ استقبال کیا۔ طلباء کے اعزاز میں مدرسہ نصرت میں عشائیہ دی گئی۔ شاندار مہمان نوازی پر مدرسہ شاہ ہمدان کے اساتذہ نے اہلیان کھرکو کا شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ پچھلے سال بھی اہلیان براہ، یوچنگ اور سینو کے عوام نے طلباء کے قافلہ کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔ اور بہترین خاطر مدارت کی تھی۔ جس کا ہم تہہ دل سے شکرگزار ہیں اور ان کے حق میں دعا گو ہیں۔ حسب سابق اس مرتبہ بھی طلباء کا دورہ بامقصد اور کامیاب رہا۔

منجانب:۔ بزم طلباء شاہ ہمدان سکردو۔

این وائی ایف کے رکن پر قاتلانہ حملہ:

صدر این وائی ایف گلاب پور شگر اکبر جاوید ابدالی ۱۱ جولائی کے شام کو اپنے ایک عزیز سے ملنے اس کے گھر جا رہے تھے کہ راستے میں پہلے ہی سے تاک میں بیٹھے ہوئے چند لڑکوں نے اچانک ان پر حملہ کیا جس سے ابدالی زخمی ہو گئے۔ دوسرے لوگوں کے آنے پر حملہ آور جائے وقوع سے فرار ہو گئے۔ اکبر جاوید ابدالی شگر میں این وائی ایف کی تاسیس رکھنے والوں میں سے ہیں۔ 1993ء سے تا حال مسلک حقہ کی خدمت مین ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔ اسی سلسلے میں این وائی ایف گلاب پور شگر کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں اس واقعہ کے خلاف پر زور مذمت کی

گئی۔ اراکین نے کہا کہ ہماری شرافت کو کمزوری نہ سمجھا جائے صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکاران اتحاد و اتفاق کے داعی ہیں۔ شگر جیسے پرامن علاقے میں ایسی دہشت گردی کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ جبکہ یہ حملہ ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ اعلیٰ حکام سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ ایسے شرپسند عناصر کو لگام دے ورنہ علاقہ میں فساد برپا ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ اجلاس سے سید ممتاز نصیوی، ہادی علی، احسان علی، محمد اسلم اور محمد شریف نے بھی خطاب کیا۔

رپورٹ:۔ محمد اسلم

نائب صدر این وائی ایف شگر

کراچی میں سکندر کے خلاف مظاہرہ:

۱۴ جولائی ۲۰۰۲ء اتوار کے دن کراچی پریس کلب پر نوربخشیہ لیگل کمیٹی کے زیر اہتمام ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کراچی کے مختلف مراکز سے لوگوں نے جلوس کی شکل میں شرکت کی۔ بچے، جوان اور بزرگوں کی ایک بڑی تعداد ہاتھوں میں احتجاجی پلے کارڈ اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔ مظاہرے میں شریک عوام کی دینی جذبے قابل دید تھی۔ شیخ سکندر، محسن اشراقی کے خلاف سخت مذمتی نعرے لگا رہے تھے۔ توہین قرآن، توہین نبوت، ختم نبوت اور توہین اسلام کرنے پر سکندر اور اس کے رفقاء کار کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس موقع پر سکندر کے چند شاگردوں نے پرامن مظاہرین پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جمع غفیر مظاہرین نے سکندر کے شاگردوں کو امن و امان کی صورتحال خراب کرنے نہ دی اور انہیں جائے وقوع سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

کورنگی کراچی میں احتجاجی جلسہ:

اطلاعات کے مطابق کورنگی کراچی میں شیخ سکندر کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عوام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ شیخ سکندر کے من گھڑت عقائد کا نوربخشی عقائد سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ سراسر ہمارے عقائد کے منافی ہے۔ مقررین نے منظور حسین ہمدانی اور عباس سرموی کی کتابوں کو بھی ذرائع ابلاغ عامہ کے نوٹس میں لایا۔ ان دونوں نے بھی عقائد اسلام مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آخر میں مشترکہ اعلامیہ میں منکر قرآن، منکر ختم نبوت شیخ سکندر اور اس کے معاونین کو گرفتار کر کے سخت سزا دینے اور محمود آباد میں واقع سکندر کے ادارے کو سربمہر کرنے کا مطالبہ کیا۔

مذمتی قراردادیں اور مذمتی بیانات و تبصرے:

اب تک انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس بلتستان، انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو، مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ خپلو، انجمن صوفیہ نوربخشیہ اقبال نگر کواری کالونی منگھوپیر، انجمن ریاض الاولیاء کورو اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ سرمیک کی طرف سے قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کتاب سیرۃ معصومین، اس کے مصنف اور معاونین کے خلاف فوری اور سخت کاروائی عمل میں لائی جائے۔

گذشتہ دنوں مفتی دوست محمد فیضی نے دارالافتاء مرکزی مسجد شہید اسلام (لال مسجد) سے فتویٰ جاری کیا ہے۔ جس میں مصنف، اس کے شاگردوں اور جملہ معاونین کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

تنظیم اہلسنت والجماعت شمالی علاقہ جات کے امیر اور مرکزی جامع مسجد گلگت کے خطیب مولانا قاضی نثار احمد اور

سیکریٹری جنرل عالمی مجلس ختم نبوت قاری وحید قاسمی نے مذمتی بیان میں تاحال مصنف کو گرفتار نہ کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

ماہنامہ نوائے اہلسنت اسلام آباد نے اپنی تازہ شمارے میں کتاب سیرۃ معصومین اور اس کے مصنف کے خلاف سخت تشویش پر مبنی مضمون شائع کیا ہے۔

رپورٹ:- ایم ایچ کاوش

خپلو میں عظیم الشان احتجاجی جلوس:

16 اگست 2002، بروز جمعہ کو گنگچھے کے صدر مقام خپلو میں انجمن صوفیہ نوربخشیہ کی طرف سے شیخ سکندر کے خلاف ایک پرامن احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ مفتی محمد عبداللہ اس جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ دیگر رہنماؤں میں سید شہاب الدین، مولانا محمد شفیع، حاجی محمد حسن، کاچو غلام مہدی اور غلام نبی شاہین شامل تھے۔ تاریخی جامع مسجد چقچن سے ہزاروں کی تعداد میں عوام نے جلوس کا آغاز کیا گنگچھے کی تاریخ میں اتنا بڑا اجتماع آج تک دیکھا نہیں گیا۔ ضلع گنگچھے کے تمام علاقوں سے دانشوروں، سرکردگان، خطباء، آئمہ مساجد اور عوام کی کثیر تعداد نے اس ریلی میں شرکت کی۔ مظاہرین کے نعروں سے علاقے کی فضا گونج رہی تھی۔ مظاہرین شیخ سکندر کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ریلی کے شرکاء نے ڈی سی آفس کے باہر دھرنا دیئے۔ مفتی عبداللہ نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے حکومت وقت کو باور کرایا کہ مقامی انتظامیہ کی پشت پناہی اور جانبداری کی وجہ سے ایف آئی آر بھی واپس لیا گیا۔ اسلام کا مجرم شیخ سکندر اب علاقے میں آزادانہ دندناتے پھر رہا ہے۔ اور مختلف محفل ومجالس میں تقریر کے ذریعے مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہا ہے۔ مفتی صاحب اور دوسرے مقررین نے گانچھے انتظامیہ کی بے حسی اور جانبدارنہ رویہ پر سخت مذمت کی۔ اور اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ گستاخ رسالت سکندر کے توہین قرآن، توہین رسالت، وشریعت آرڈیننس کے تحت مقدمہ چلایا جائے اور اس کی لکھی ہوئی کتاب سیرۃ معصومین کو ضبط کیا جائے۔ اور محمود آباد میں واقع ناشر ادارۃ الصفا اور سکندر کے مدرسہ کو بند کیا جائے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے مظاہرہ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل تک چیف سیکریٹری بھی خپلو میں موجود تھے۔ مقامی انتظامیہ نے مظاہرے کا انعقاد ملتوی کرانے کی کوشش کی۔ ناکامی پر انتظامیہ نے چیف سیکریٹری کو عوامی ردعمل سے لاعلم رکھنے کی خاطر مشہ بروم لے گئے۔ مظاہرین ڈی سی آفس کے باہر کئی گھنٹے چیف سیکریٹری کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ مگر موقعہ پر نہیں پہنچے۔ اس طرح مقامی انتظامیہ کی مداخلت کی وجہ سے حالات کی سنگینی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ایسے موقعوں پر انتظامیہ کی مداخلت باعث تشویش ہے۔ ملکی اخبارات نے اس عوامی مظاہرے کو نمایاں کوریج دی ہے۔

﴿عطیات وخیرات﴾

<u>مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ دون کے لئے درج ذیل مخیر حضرات نے عطیات ارسال کئے ہیں</u>

غلام محمد صاحب خپلو	1,000/-
اعجاز حسین بلغاری وجمع از احباب بونجی ٹریننگ سینٹر	3,877/-
حاجی قربان علی صاحب چھور بٹ	10,000/-
نائیک غلام حیدر اور ساتھیوں کی جانب سے	3,250/-
محمد علی تلیس	1,000/-

نوائے صوفیہ کیلئے امداد

حاجی قربان صاحب چھوربٹ	15,000/
م۔ش۔کوروی صاحب	4,000/-

قرارداد مذمت

پیروکاران صوفیہ نوربخشیہ شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک کا ایک ہنگامی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں شیخ سکندر اور ان کے رفقاء کی تالیف کردہ کتاب 'سیرۂ معصومین' جلد دوم میں قرآن پاک کے بارے میں ان کے عقیدہ کو اسلامی عقائد سے متصادم قرار دیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک زمانہ نزول سے اب تک ہر قسم کی تغیر وتبدل سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ تمام مسلمانوں کے پاس موجود قرآن ہی اصل قرآن ہے۔ ہم مصحف امیر المومنین کے نام سے کسی الگ قرآن کے قائل نہیں ہیں۔ شیخ سکندر اور ان کے رفقاء نے مصحف امیر المومنین کے ذریعے صدیوں سے رائج العقیدہ قرآن حکیم کو شبہات میں ڈالنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ ہم اس باطل عقیدہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اسے مسلمانوں کا ایمان متزلزل کرنے کی سازش سمجھتے ہیں۔

پریس سیکریٹری:-

شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک

ڈاکٹر غلام حیدر کا اعزاز:

چھوار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کراچی یونٹ کے ایک وفد نے ڈاکٹر غلام حیدر صاحب کو FCPS کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کرنے پر ان کے گھر جا کر مبارک باد دی۔ ڈاکٹر صاحب نے حال ہی میں FCPS کا امتحان پاس کیا ہے۔ یوں آپ کو FCPS کرنے والے پہلے نوربخشی ڈاکٹر کا اعزاز حاصل ہو گیا ہے۔ آپکا تعلق چھوربٹ چھوار سے ہے اور جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی میں کینسر کے شعبہ کا ڈاکٹر ہے۔ آپ ایک انسان دوست، خداترس، ہمدرد اور مخلص انسان ہیں۔ اور کراچی کے بلتی مریضوں کیلئے فرشتہ رحمت کا درجہ رکھتے ہیں۔

عبدالحمید خاور:-

صدر ایس ایس کراچی

نوجوانان فلاحی تنظیم سرموں ترکری کراچی کا قیام:

نوجوانان سرموں ترکری مقیم کراچی کا ایک اجلاس مورخہ ۳ مارچ ۲۰۰۲ء کو ہوا۔ اس موقع پر نوجوانوں نے ملی شعوری بیداری، اتحاد واتفاق اور نوجوانوں کے درمیان مساوات اور بھائی چارگی کی فضا، قائم رکھنے کی خاطر ''نوجوانان فلاحی تنظیم سرموں ترکری کراچی'' کا قیام عمل میں لایا۔ اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

غلام حسین عاشقی	صدر
عبداللہ علی	نائب صدر
غلام محمد آزاد	جنرل سیکریٹری
محمد ابراہیم	نائب جنرل سیکریٹری
غلام حسین نوید	فنانس سیکریٹری
علی موسیٰ نوری	سیکریٹری نشرواشاعت
غلام نبی	سیکریٹری اجلاس

جشن میلادالنبیؐ

ربیع الاول کو طلبا، مدرسہ تفہیم القرآن صوفیہ نوربخشیہ کے زیر اہتمام حضورؐ کے یوم ولادت کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت ابو الحسن علی مدرس جبکہ مہمان خصوصی حاجی شکور

علی صاحب تھے تقریب سعید کا آغاز فرمان نے کی۔ اعجاز حسین نے حمد باری تعالیٰ، سجاد حسین نے نعت رسول مقبول اور محمد شاہد و ہمنوائے نعت جبکہ محمد نواز عابدی نے تقریر کرتے ہوئے حضورؐ کی سیرت کاملہ پر روشنی ڈالتے ہوئے طلباء کرام کو علم حاصل کرنے پر زور دیا۔ اس کے بعد سجاد حسین انصیر عباس۔ اور معروف قصیدہ خوان آخون یوسف نے حضورؐ کی شان میں نذرانہ عقیدہ پیش کی۔ مہمان خصوصی حاجی شکور علی صاحب نے طلباء کیلئے انعامات کا اعلان کیا اور مدرسہ کے ساتھ ہر قسم کی تعاون کرنے کا یقین دلایا۔ آخر میں بو محسن علی نے حضورؐ کی ولادت کے بارے میں ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے پر زور دیا۔ اور دعائیہ کلمات کے ساتھ درود کی گونج میں محفل سعید اختتام کو پہنچی۔

محمد اسماعیل:۔

سیکریٹری نشر و اشاعت

مدرسہ تفہیم الفقہ صوفیہ نوربخشیہ

باقرپی گون خپلو پائین

چھوربٹ چھوار میں دس روزہ اعتکاف

چھوربٹ کے نالہ کوردوبد میں جولائی کے اوائل میں ۱۰ دس روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام ہوا جس کی صدارت جناب سید ابراہیم میر واعظ خانقاہ چھوار کر رہے تھے اور مہمان خصوصی جناب بو غلام علی صاحب سلینگ تھے صدر جلسہ نے اعتکاف نشینی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور مہمان خصوصی نے بزرگان دین کے علمی ورثے کی تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اس اعتکاف میں ۲۵ خوش نصیبوں نے حصہ لیا۔ دین حق کی ترقی اور اتفاق واتحاد کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

رپورٹ:۔ بشیر احمد گلزار

چھوار کالج تھنگ

جامع مسجد اورال کریس کی تعمیر وتوسیع:

آبادی میں آئے روز اضافہ کی وجہ سے اورال کریس میں واقع جامع مسجد میں عیدوں اور جمعہ کے دنوں جگہ تنگ پڑ جاتی تھیں۔ لہذا کریس کے نوربخشیوں نے مسجد کی تعمیر وتوسیع کا فیصلہ کیا تاکہ خانۂ خدا میں نماز اور محافل کیلئے جگہ کی دشواری نہ ہو۔ عوام نے چندہ مہم میں بھرپور تعاون کیا۔ سرکاری ملازمین نے اپنی ایک تنخواہ وقف کردی۔ کراچی اور غیر ممالک میں بغرض روزگار مقیم کریس کے جوانوں نے بھی دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیا۔ محلہ والوں کی باہمی تعاون کے نتیجے میں ایک سال کے محدود عرصے میں دو منزلہ مسجد کی تعمیر وتوسیع مکمل ہوئی۔ ۱۷ ربیع الاول کے موقع پر ایک افتتاحی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ جس میں آخوند بشیر پیش امام صاحب نے اہل محلہ کی دینی جذبے کو خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں تعمیر وتوسیع میں حصہ لینے والوں کے حق میں دعائے خیر کی گئی۔

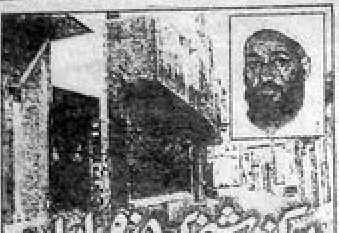
رپورٹ:۔ احمد علی عارف

متعلم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

ملکی اخبارات اور رسائل کی جھلکیاں!

کثیر الاشاعت ملکی اخبارات اور رسائل نے عالم اسلام کی حالیہ سنگین مسئلے کو نمایاں کوریج دی ہے۔ اور اس فعل شنیع کی پرزور مذمت بھی کی ہیں۔ ہم اپنے معزز قارئین کو نازک صورتحال سے باخبر رکھنے کی غرض سے اخبارات ورسائل کی اخباری تراشے شائع کر رہے ہیں۔

ہفت روزہ
کراچی
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
TAKBEER
KARACHI PAKISTAN
تکبیر
28
11 TO 17 JULY 2002



سکندر شیخ کی درفنطنیاں

نوربخشی فرقے کو راہی کرنے کی سازش

شمالی علاقہ جات میں مذہبی فساد کی سازش

"علم کے 27 حروف ہیں، وہ جو انبیاء لے کر آئے وہ 2 حروف تھے جب ہمارے قائم خروج کریں گے تو وہ 25 حروف لائیں گے"

سکندر شیخ کی درفنطنیاں

نوربخشی فرقے کو راہی کرنے کی سازش

ہفت روزہ
کراچی
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
TAKBEER
KARACHI PAKISTAN
تکبیر
31
1 TO 7 August 2002

شیخ سکندر کے عقائد سے نوربخشیہ فرقے کا کوئی تعلق نہیں

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
TAKBEER
KARACHI PAKISTAN
تکبیر
29
18 TO 24 JULY 2002

روزنامہ امت کراچی
UMMAT Karachi

مذہبی حلقوں نے شیخ سکندر کو پھانسی دینے کا مطالبہ کر دیا

شمالی علاقہ جات انتظامیہ توہین رسالت کے مرتکب کی سرپرستی کرنے لگی

روزنامہ اسلام

گستاخ رسول شیخ سکندر کی گرفتاری کیلئے چیلو میں مظاہرہ

سیرۃ معصومین کے مصنف بدنام زمانہ گستاخ رسول کو پھانسی پر لٹکایا جائے" علماء کا مطالبہ

کذاب

14 چیلوں کے ساتھ ایک اور کذاب پیدا ہو گیا

رو سیاہ نے سیرۃ معصومین نامی کتاب میں اسلام کو نامکمل دین قرار دیدیا

نوربخشی فرقہ کے کذاب شیخ سکندر کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ

روزنامہ مشرق
Daily MASHRIQ

روزنامہ **اساس** راولپنڈی

DAILY ASAS

پاکستان کی نظریاتی اساس کا علمبردار اور عوام کی امنگوں کا عکاس

روزنامہ **اسلام** کراچی

روزنامہ **اوصاف** اسلام آباد

DAILY AUSAF ISLAMABAD

روزنامہ **اوصاف** اسلام آباد

DAILY AUSAF ISLAMABAD

سیرت معصومین میں من گھڑت عقائد کا پرچار "اسلام" کیخلاف زہر افشانی

گمراہ کن کتاب "سیرت معصومین" پر فوراً پابندی لگانے کا مطالبہ

"سیرت معصومین" کے مصنف کیخلاف کارروائی کیس کی جا رہی

19 سیرت معصومین

16 سیرت معصومین

24 توہین آمیز کتاب

توہین آمیز کتاب کے مصنف کو گرفتار نہ کرنے کیخلاف علما کا احتجاج

توہین آمیز کتاب کی اشاعت "راولپنڈی"

اسلام آباد کے علما آج اجلاس منعقد کریں گے

باقی صفحہ 7 نمبر 25

باقی صفحہ 7 نمبر 24

٣٦

روزنامہ جہت

شمالی علاقہ جات میں توہین رسالت پر مبنی کتاب کی فروخت

گلگت (نیوز ڈیسک) گستاخ رسول شیخ سکندر حسین کذاب کی کتاب "سیرۃ المعصومین" شمالی علاقہ جات میں کھلے عام فروخت اور مفت تقسیم کی جارہی ہے لیکن کذاب کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی جبکہ اس کتاب کی وسیع پیمانے پر تقسیم سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہورہے ہیں۔ تنظیم

بقایا صفحہ 7 کالم 3

DAILY KHABRAIN
روزنامہ خبریں اسلام آباد

ایک اور کذاب

شیخ سکندر نے اپنی کتاب سیرۃ معصومین میں دین اسلام کو مکمل دین لکھ دیا

باقی صفحہ نمبر 6

بقیہ نمبر 6 — کذاب

روزنامہ ضرب مومن کراچی

بلتستان کے رشدی شیخ سکندر نے توہین رسالت پر مبنی کتاب شائع کر ڈالی

”سیرۃ معصومین“ پر پابندی عائد کی جائے

روزنامہ الاخبار
Daily AL-AKHBAR Islamabad
اسلام آباد پاکستان
چیف ایڈیٹر: غلام اکبر

سیرۃ معصومین کے مصنف کیخلاف ملک بھر میں احتجاج جاری ہے

بلتستان کے علمائے کرام نے شیخ سکندر کو ملحد اور زندیق قرار دیا ہے

اسلام آباد (پ ر) متنازعہ کتاب سیرۃ معصومین اور دین کی مصنف شیخ سکندر

اور بلتستان ہی کے ان کے خلاف احتجاج جاری ہے

روزنامہ اسلام

شاتم رسول ﷺ شیخ سکندر کو فوراً گرفتار کیا جائے

[illegible]

78

[illegible]

شیخ سکندر کی حیلہ سازی

شیخ سکندر کی کتاب سیرت معصومین جلد دوم کی اشاعت سے شمالی علاقہ جات کے مسلمانوں کے "معروف فرقہ نوربخشیہ" میں جو اختلافات پیدا ہوئے اور بحث کا آغاز ہوا وہ آج تک جاری ہے۔

سلسلے میں گزشتہ دنوں اسکردو میں ایک اہم اجلاس ہوا جس میں اور نوربخشیہ فرقے کے اہم علماء کرام نے شرکت کی۔ سید محمد شاہ نورانی اور فرقے کے مفتی اعظم محمد عبداللہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں ...

کراچی میں اور ... کے ایک مدرس محسن اشراق نے ... کے دفتر میں ... ہماری اس رپورٹ پر سخت احتجاج کیا تھا جس میں متنازعہ کتاب سیرت معصومین جلد دوم میں شامل کئے گئے غلط عقائد کا انکشاف کیا گیا تھا ان کا موقف تھا کہ شیخ سکندر نے کچھ غلط نہیں لکھا۔

تحقیق اس امر سے ملی ہے کہ ایک طرف اعلیٰ سطح پر اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش جاری ہے اور دوسری طرف شیخ سکندر کی طرف سے اشتعال انگیز کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جنہوں نے اپنے وکیل کی معرفت تکبیر کو ایک قانونی نوٹس بھجوایا ہے جس میں تکبیر اور اس کے ... پر سخت الزامات عائد کرتے ہوئے انہیں ... قرار دیا گیا ہے ... کہا گیا کہ ان کے عقائد میں کوئی غلط نہیں ...

ہفت روزہ تکبیر کراچی
TAKBEER
KARACHI PAKISTAN
35
۲۹ اگست تا ۴ ستمبر 2002
29 AUG TO 4 SEP 2002

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD
روزنامہ نوائے وقت
جلد 49
21 ستمبر 2002
UAN 111-222-007
قیمت 7 روپے

چلاس میں متنازعہ کتاب کیخلاف زوردار احتجاجی جلوس

مسئلہ قرآن اور صحابہ کیخلاف مقدمہ اور کتاب پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

[illegible]

19
فرقہ واریت

[illegible] ... 650 صفحات ... [illegible]

DAILY AUSAF ISLAMABAD
روزنامہ اوصاف اسلام آباد
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار

شمالی علاقوں میں فرقہ واریت پھیلانے کا خوفناک منصوبہ

حکام نے دل آزار کتاب قبضے میں لے لی

کتاب میں سے قابل اعتراض صفحات نکالے جا رہے ہیں، اس صورتحال کے پیش نظر بعض عناصر فرقہ واریت پھیلانے کیلئے متحرک ہو گئے ہیں

[illegible]

باقی صفحہ 8 نمبر 19

نامۂ سالک

☆☆ قارئین کے خطوط ☆☆

غلام مہدی تصوفی

السلام علیکم! نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں ہر مہینے کے آخر میں نوائے صوفیہ کا شدت سے منتظر رہتا ہوں۔ اس رسالے کو پڑھے بغیر دل کو چین اور روح کو سکون نہیں ملتا۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم اس رسالے کے منتظمین کی عمر میں درازی اور اسی طرح دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا کرے۔

دعا گو: احمد علی عارف

معلم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

السلام علیکم! نوائے صوفیہ آج کل تاخیر سے ملتا ہے۔ کیا وجہ ہے نوائے صوفیہ ہی ملت نوربخشیہ کا وہ واحد رسالہ ہے جو تعصب سے پاک مضامین، خبریں، اور تعلیمات اسلام شائع کرتے ہیں۔

مولانا نثار علی ابدالی، شگر

السلام علیکم۔ ہنزہ گلگت میں مقیم نوربخشی نوجوانوں نے اپنے ایک اجلاس میں ہنزہ میں ایک مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں مقیم نوربخشی ملازمین اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر کریں گے۔

انور علی پردیسی، ہنزہ گلگت

نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سینو مقیم کراچی کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کتاب سیرۂ معصومین کی شدید مذمت کی گئی۔ اس کتاب میں مندرج غیر اسلامی عقائد کے پرچار پر شدید احتجاج کیا گیا۔

موسیٰ علی نوری کراچی

دین اسلام کے خلاف شروع ہی سے دشمنان اسلام نے محاذ آرائی کا سلسلہ جاری رکھا ہے اور مختلف انداز سے اسلام پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں لیکن اپنے اپنے دور کو مجاہدین اسلام نے ان کے عزائم کو خاک میں ملایا ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی سیرہ معصومین کی تصنیف بھی ہے۔ جو کہ اسلامی عقائد کو مسخ کرنے اور ایک ارب مسلمانوں کے درمیان بے چینی پھیلانے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ لہذا ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

سید سمیع اللہ حمیدی کراچی

تمام اراکین نوائے صوفیہ کو ڈھیروں سلام۔ اپریل 2002ء کا شمارہ پڑھنے کو ملا۔ جس میں مالی بحران کے باعث رسالے کی اشاعت میں مشکلات کا سن کر سخت افسوس ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ اور تمام اراکین کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے۔

محمد سلمان علی کورو فرول۔

السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ ایک معیاری رسالہ ہے جس میں بزرگان دین کے سوانح حیات پڑھ کر اپنی عاقبت کو سنوارنے کی کوشش کرتا ہوں۔ غسل میت کے بارے میں ایک سوال ارسال کیا تھا لیکن تا حال جواب سے محروم رہا۔ ایک اور سوال حاضر خدمت ہے۔

شیر علی کاشف، معلم

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو

السلام علیکم۔ یہ سن کر بڑا افسوس ہوا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے نوائے

صوفیہ کی ترسیل ناممکن ہو رہو ہے۔ مجھ جیسے حقیر طالبعلم کی طرف سے نوائے صوفیہ کیلئے مبلغ-/۱۰۰ روپے عطیہ بھیج رہا ہوں۔ میری طرف سے علامہ محمد بشیر صاحب، ڈاکٹر غازی صاحب، اور معروفی صاحب کو سلام عرض کریں۔

غلام حیدر حیدری،
خپلو گانگچھے

السلام علیکم۔ پہلی بار نوائے صوفیہ کی بزم میں شرکت کر رہا ہوں۔

محمد علی شاہین پندوی

السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ ہر ماہ بے چینی سے اس کا انتظار کرتا ہوں۔ ایک سوال ارسال خدمت ہے۔

محمد اسلم منڈوقپہ، خپلو سرگیب

نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ سالانہ چندہ اور عطیہ مبلغ سو روپیہ ارسال ہے۔



شاہد علی غنوبا
محلہ اوڑوبا کریس

السلام علیکم۔ اپریل کے مہینے کا شمارہ نہیں ملا۔ نوائے صوفیہ ایک معیاری رسالہ ہے اللہ سے دعا گو ہوں کہ اس رسالے کو دن دگنی ترقی دے۔ آمین

غلام محمد پھتی، حال گلگتی

نوائے صوفیہ کا سالانہ چندہ ارسال ہے۔

محمد علی تھہ پا، کریس

السلام علیکم۔ علاقہ چھوربٹ چھوار میں قبلہ بوا غلام علی صاحب کے دست مبارک سے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس باسعادت تقریب میں جناب سید ابراہیم، سید منظور حسین، روزی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر فرانو نے بھی شرکت کیا۔ اس تقریب کا اہتمام این وائی ایف اور معززین چھوار نے کیا تھا۔

بشیر احمد گلزار:
چھوربٹ چھوار کلق تھنگ

السلام علیکم۔ ماہنامہ نوائے صوفیہ غیر معمولی شہرت رکھنے والی علمی اور معلوماتی رسالہ ہے۔ سالانہ چندہ ارسال کیا تھا لیکن پانچ مہینے کے بعد بھی رسالہ کی ترسیل نہیں ہو رہی ہے۔

زاہد احمد، غلام محمد، شمس الدین:
کندوس لچھت

جناب مدیر صاحب نوائے صوفیہ

السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ جیسے واحد نوربخشی رسالے کی حالیہ اشاعت میں شیخ سکندر کی متنازعہ تصنیف سیرۃ معصومین کے بارے میں ملت نوربخشیہ امت اسلامیہ کے درمیان پائے جانے والی بے چینی اور ردعمل کے بارے میں آپ لوگوں نے کوئی خبر شائع نہیں کیا۔ امید ہے کہ آئندہ شمارے میں مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مذمتی قرارداد وغیرہ کو ضرور شائع کریں گے۔ اس سلسلے میں علاقہ سرمیک کی خبر ارسال خدمت ہے۔ جونہی نوربخشی مرکز خپلو سے متنازعہ کتاب پر قرارداد شائع ہوا۔ اس کے فوراً بعد شاہ ہمدان اسٹوڈنٹس فیڈریشن سرمیک اور تنظیم فلاح بہبود نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک نے اپنے الگ الگ مذمتی قرارداد میں متنازعہ کتاب اور مفسد شیخ سکندر کی پرزور مذمت

(بقیہ۔ صفحہ نمبر ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

قارئین کرام!

☆ بلاشبہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ نوائے صوفیہ سلسلۂ نوربخشیہ کا ترجمان ہے۔ اور اس بات کا احساس ہے کہ معزز قارئین ہر ماہ بے چینی سے اس کا منتظر رہتے ہیں۔

☆ آپ کا یہ محبوب جریدہ اس وقت اشاعتی تعطل کا شکار ہے۔ اس بارے میں ہمیں گلہ شکوہ بھی سننے کو مل رہی ہیں۔ یقیناً یہ اس بات کی غمازی ہے کہ آپ کو اس رسالہ سے والہانہ عقیدت ہے۔

☆ اشاعتی تسلسل برقرار رکھنے کیلئے مالی تعاون کی ضرورت ہے اگر مخلص قارئین کا تعاون جاری رہا تو اراکین نوائے صوفیہ بھی تندہی سے اور جانفشانی کے ساتھ اشاعت دین حق کا نیک مشن جاری وساری رکھے گا۔ ﴿مخلص قارئین کرام!﴾

☆ اس سلسلے میں گذارش یہی ہے کہ تمام نوربخشی بھائی اس رسالے کو خرید کر پڑھیں تا کہ ادارہ مالی مشکلات سے بچ سکے۔

☆ رسالے کا واجب الادا چندہ اولین فرصت میں ارسال کیا کریں۔

☆ مستقل قارئین دوسرے بھائیوں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی دعوت دیں۔

☆ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے لہذا مزید بہتری کیلئے اپنی آراء سے ادارہ کو ضرور مطلع کیا کریں۔

ادارہ نوائے صوفیہ امید کرتا ھے کہ آپ سب اس اھم قومی جریدے کے ساتھ تعاون جاری رکھ کر پوری دنیا میں احیائے تصوف اور اشاعت مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے کاز کو مزید تقویت بخشیں گے۔ والسلام علیکم

The Monthly **NAWA-I-SUFIA** Islamabad
Reg.No.B/14D/97

چهارده کلمات قد سیه
سلسلۂ صوفیه نوربخشیه

بندۂ	----------	خدا
ذرّیت	----------	آدمؑ
ملّت	----------	ابراهیمؑ
امّت	----------	محمدؐ
دین	----------	اسلام
کتاب	----------	قرآن
کعبه	----------	قبله
متابعت	----------	سنت
محبّ	----------	علیؑ
سلسلۂ	----------	ذهب
مذهب	----------	صوفیه
مشرب	----------	همدانیه
روش	----------	نوربخشیه
مرید	----------	مرشد

اللهم صل علی محمد وآل محمد